احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جون 2022ء

طہارۃ القلوب

باطنی امراض اور ان کا علاج

شہر اعتکاف 2022

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے علمی، فکری اور تربیتی خطابات

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے 8 برس

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 29 واں سالانہ شہر اعتکاف 2022ء

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

زیر نگرانی
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 36 / شمارہ: 5 / ذوی القعدہ ۱۴۴۳ھ / جون 2022ء

حسن ترتیب

اداریہ: سوسائٹی میں بڑھتا ہوا عدمِ برداشت اور اس کا حل	چیف ایڈیٹر	3
القرآن: طہارۃ القلوب (روحانی امراض اور ان کا علاج)	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری	5
الفقہ: برادری سسٹم اور حقِ شفعہ کے بارے اسلامی تعلیمات	مفتی عبد القیوم خان ہزاروی	14
محبوبِ بارگاہِ غوث الاعظمؓ: حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدینؒ	محمد شہزاد رسول	18
سانحہ ماڈل ٹاؤن کے 8 برس: قانونی جدوجہد کا اجمالی جائزہ	نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ	22
بین المذاہب ہم آہنگی اور شیخ الاسلام کا کردار	محمد شفقت اللہ قادری	27
شہرِ اعتکاف 2022ء	رپورٹ: محمد یوسف منہاجین	32

چیف ایڈیٹر: نور اللہ صدیقی

ایڈیٹر: محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر: محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ
محمد رفیق نجم، محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی

مجلس مشاورت
خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم
جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان
منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین
مفتی عبد القیوم خان ہزاروی، محمد شفقت اللہ قادری
ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی
ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر: محمد اشفاق انجم | گرافکس: عبد السلام
خطاطی: محمد اکرم قادری | عکاسی: قاضی محمود الاسلام

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ
www.minhaj.info
www.facebook.com/minhajulquran
email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)
minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)
smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے | سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور Ext:128 UAN:042-111-140-140

حمد باری تعالیٰ

جو نورِ خالقِ ارض و سما شام و سحر چمکا
تو پھر اِس نور ہی سے قریہ قریہ ہر نگر چمکا

اِسی کی جلوہ افشانی مکان و لامکاں میں ہے
ضیا پاشی سے اُس کی ہی یہ ارضی مستقر چمکا

رضائے مولا مل جائے جسے وہ بخت آور ہے
نصیب اُس بندۂ خاکی کا روئے خاک پر چمکا

زمینوں آسمانوں میں وہی ہے جلوہ گر ہر سُو
اُسی نورِ ازل سے ہی جہانِ بحر و بر چمکا

نجوم و ماہ کی شمعیں ہیں اُس کے نور سے روشن
دلِ ہر بندۂ مومن بھی اُس سے سر بہ سر چمکا

وہی کرتا سرِ شب ہے فلک پر قمقمے روشن
اور اُس کے اذن سے ہی سو بسو نورِ قمر چمکا

اُسی کا نور ہی ہے جلوہ گستر سارے عالم میں
تجلّی سے اُسی کی نجمِ تقدیرِ بشر چمکا

یہ کس نورِ مبیں ﷺ کی آمد آمد ہے سر بطحا
کہ ہر ذرّہ زمیں کا مثلِ خورشیدِ سحر چمکا

ہوائے رحمتِ باری چلی نیّرؔ جو گلشن میں
تو اس خاکسترِ جاں میں محبت کا شرر چمکا

﴿ضیا نیّرؔ﴾

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

بڑا محترم ہے یہ نامِ محمد ﷺ
فدا ہو مری جاں بنامِ محمد ﷺ

میرا مختصر سا تعارف یہی ہے
میں ہوں ایک ادنیٰ غلامِ محمد ﷺ

محمد کی ہر بات وحیِ الٰہی
ہے تفسیرِ قرآں کلامِ محمد ﷺ

وہی محترم ہوگیا اس جہاں میں
کیا جس نے بھی احترامِ محمد ﷺ

ابو جہل کو نہ ابوجہل کہتے
اگر جانتا وہ مقامِ محمد ﷺ

ابھی تک ہے تسکین روح و بدن میں
پیا تھا کبھی میں نے جامِ محمد ﷺ

اسی آس پر دن گزرتے ہیں میرے
کبھی تو ملے گا پیامِ محمد ﷺ

مدح خواں ہوں خاتم الانبیاء کا
یہ کیا کم نہیں ہے انعامِ محمد ﷺ

میرا کوئی ساحرؔ حوالہ نہیں ہے
میری شاعری سب بنامِ محمد ﷺ

﴿احسان حسن ساحرؔ﴾

اداریہ

سوسائٹی میں بڑھتا ہوا عدمِ برداشت اور اس کا حل

چیف ایڈیٹر
نور اللہ صدیقی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف ’’اسلام دینِ امن و رحمت ہے‘‘ میں مسلم معاشرہ کی خصوصیات اور ایک مومن کے خصائل بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ’’ اللہ تعالیٰ نے مسلم معاشرے میں رہنے والوں کو ایک دوسرے سے محبت کرنے، بھلائی کی نصیحت کرنے اور اچھائی چاہنے کے احکامات دیتے ہوئے فرمایا کہ کوئی شخص دوسرے کا نقصان نہ کرے، دوسرے کو اذیت نہ دے، بے توقیر نہ کرے، نہ کسی کی برائی چاہے، ہر شخص دوسرے کے لئے بہی خواہ، ہمدرد، نفع بخش، محبت کرنے والا اور بھلائی پہنچانے والا ہو۔‘‘ سورۃ الحجرات میں اللہ رب العزت نے فرمایا’’بات یہی ہے کہ (سب) اہلِ ایمان (آپس میں) بھائی ہیں سوتم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ مومنوں کی شان یہ ہے کہ وہ آپس میں بھائی بھائی ہوتے ہیں، ایک دوسرے پر ظلم و بربریت، جبر و دہشت گردی اور ڈاکہ زنی نہیں کرتے، وہ ایک دوسرے کی مال و جان کے محافظ اور ایک دوسرے کے بھائی ہوتے ہیں، وہ باہم پیار محبت کے جذبات رکھنے والے اور ایک دوسرے کی کمزوری، گناہوں اور خطاؤں پر پردہ ڈالنے والے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید نے مومنوں کی اس تعریف کو’’انما‘‘ کلمہ حصر کے ذریعے بیان کیا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ مومن صرف وہی لوگ ہوتے ہیں جن میں بھائی چارہ نظر آئے۔ جس طرح حضور نبی اکرم ﷺ نے مواخاتِ مدینہ کی صورت میں مہاجرین اور انصار کے درمیان اخوت کا رشتہ قائم فرماتے ہوئے انہیں بھائی بھائی بنا دیا تھا چنانچہ جب تک مواخات کی یہ جھلک مسلمانوں کی عملی زندگی میں نظر نہ آئے تو وہ تب تک قرآن کے ایمانی معیار پر پورے نہیں اتر سکتے۔

مسلم معاشرے اور ایک مومن کے اوصاف کے حوالے سے یہ ایک مختصر تعارف ہے یعنی ایک مومن کسی کو ناحق ایذا نہیں دے سکتا، اُسے بلاجواز اذیت میں مبتلا نہیں کرسکتا، اگر ہم بحیثیتِ مسلمان اپنی شخصیت اور مزاج کو مذکورہ بالا قرآنی تعلیمات کی کسوٹی پر پرکھیں تو ہمیں بہت کھلے تضادات نظر آئیں گے۔ آج اگر ہم اپنی سوسائٹی، معاشرے اور معاشرت پر نگاہ دوڑائیں تو ہمیں تنگ نظری، انتہا پسندی، عدمِ برداشت، لاقانونیت نظر آتی ہے۔ ہم بلاجواز دوسروں کو تنگ کرتے ہیں، جن سے ہمارا اصولی یا غیر اصولی اختلاف ہو تو ہم اُسے قابلِ گردن زدنی سمجھتے ہیں۔ اُس کے الٹے سیدھے نام رکھ کر اُسے بے توقیر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ہم دوسروں کے اموال کے امین نہیں رہے۔ دوسروں کے مال پر ناحق تسلط جمانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

عدمِ برداشت اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ اصولی اختلاف کو دشمنی کے پیرائے میں شامل کر لیتے ہیں اور نقصان پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ بالخصوص سیاسی امور و معاملات میں اس حد تک بگاڑ آچکا ہے کہ اختلافِ رائے کو برداشت نہیں کیا جارہا۔ الزام تراشی، تہمت اور غیبت معمولات زندگی کا حصہ بن چکے ہیں اور دکھ اس بات کا کہ ان خطرناک ذہنی، جسمانی اور روحانی عوارض کے مضمرات سے ہم خبردار بھی نہیں رہے۔ بغیر تحقیق کے الزام تراشی کرنا اور پھر الزامات کی فہرست کو آنکھیں بند کر کے وائرل کر دینا گویا کوئی عیب اور گناہ رہے ہی نہیں۔

یہ اخلاقی بگاڑ ہر سطح پر پھیل چکا ہے۔ نئی نسل اخلاقی آلائشوں سے اٹے ہوئے اس ماحول میں پروان چڑھ رہی ہے جو ایک لمحہ فکریہ ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کے مطابق مومن صرف وہ ہیں جو ایک دوسرے کے لئے حقیقی بھائی سے بھی بڑھ کر اخوت اور بھائی چارہ رکھتے ہیں۔ اس کے برعکس دوسری طرف ہم ہیں کہ ایک دوسرے کے لئے خون خوار بھیڑیے بنے ہوئے ہیں۔ ہر شخص اپنے مفاد کی خاطر دوسرے کی عزت، مال اور جان لوٹنے پر تلا بیٹھا ہے۔ ہمارا حال وحشی درندوں سے بھی بدتر ہو چکا ہے۔ قرآن مجید نے مومن کی ایک قابلِ فخر نشانی اور علامت بیان کی ہے کہ وہ صلح کروانے والے ہوتے ہیں یعنی کہ دلوں کو توڑنے والے نہیں جوڑنے والے ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے: ’’سو تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرایا کرو۔‘‘ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ قرآنی امر آج کے ماحول میں ہر اینکر پرسن اور صحافی کے پیش نظر رہنا چاہیے۔ صحت مند اختلاف رائے خیر کا باعث ہے مگر کسی کو ناحق لڑانا اور دل آزاری کرنا مصطفوی تعلیمات کے برخلاف ہے۔ آج سوسائٹی میں عدمِ برداشت خوفناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ ان حالات میں اینکر پرسنز، صحافیوں، اساتذہ، علمائے کرام اور والدین کی یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ اس عدمِ برداشت کے خلاف اپنا کردار ادا کریں۔

عدمِ برداشت اور تنگ نظری ایک عمومی رویہ بن چکی ہے اور زندگی کا ہر شعبہ اس کے منفی اثرات کی زد میں ہے۔ عدمِ برداشت کے خلاف دعوتی مساعی کو مزید مؤثر بنانے کی ضرورت ہے۔ صلہ رحمی اور شفقت و محبت کے جذبات کو فروغ دیئے بغیر ایک پُر امن اور خوشحال سوسائٹی کی تشکیل ناممکنات میں سے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ سراپا رحمت و شفقت تھے۔ آپ ﷺ ہمیشہ اپنوں سے محبت سے پیش آتے تھے اور اُن کی بہتری کے لئے دعا گو رہتے تھے۔ اپنوں تو کیا آپ ﷺ وسلم اغیار کے لئے بھی فکر مند رہتے تھے۔ آپ ﷺ اس بات پر مبتلائے غم رہتے کہ منکرین کو کس طرح ہدایت یافتہ بنا کر انہیں قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ بنایا جائے۔ اسلام میں تنگ نظری اور شدت پسندی کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ’’حضور نبی اکرم ﷺ نے تین بار فرمایا بال کی کھال نکالنے والے (یعنی شدت پسند وانتہا پسند) ہلاک ہو گئے‘‘۔

سوشل میڈیا آج کی صدی کا ایک دوطرفہ برق رفتار ذریعۂ اظہار بن چکا ہے۔ گفت وشنید میں انقلابی سہولیات کی وجہ سے سوشل میڈیا بڑی اہمیت کا حامل ہے مگر جہاں فوائد ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی بے اندازہ ہو چکے ہیں۔ سوشل میڈیا علاقائی، قومی اور بین الاقوامی ایشوز پر مباحثہ کا فورم بن چکا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ٹویٹر سپیس پر سیکڑوں افراد کسی ایشو پر اپنی رائے دے رہے ہوتے ہیں اور ہر اکاؤنٹ ہولڈر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ بلااجازت اس بحث کا حصہ بن جائے۔ اب ہر شخص کے ہاتھ میں موبائل ہے اور وہ فیس بک، ٹویٹر اکاؤنٹ، انسٹاگرام جیسی ڈیوائسز کے ذریعے اپنا مافی الضمیر بیان کرتا نظر آتا ہے۔ سوشل میڈیا کی دنیا میں مثبت سوچ والے بھی موجود ہیں اور تخریبی سوچ والے بھی موجود ہیں۔ سوشل میڈیا رائے عامہ کو ہموار کرنے اور رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے حوالے سے دو دھاری تلوار بنا ہوا ہے۔ ایک کلمہ گو مسلمان اور ایمان والے شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ ایمانداری اور اخلاص کے ساتھ اپنی سوچ کا اظہار کرے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے نفرتیں پھیلانے، فرقہ واریت اور دہشت گردی پھیلانے والے قرآنی تعلیمات کی رو سے مفسدین یعنی فساد فی الارض کے مجرم ہیں اور قرآن نے فسادیوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹنے کی ہدایت کی ہے۔

امراضِ قلب اور اُن کا علاج

''موت کی یاد سے اپنے دل کو قابو میں رکھنا'' حضرت علی المرتضیٰؓ کی حسنین کریمینؓ کے نام وصیت

شہرِ اعتکاف میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے علمی، تربیتی اور روحانی خطابات

ترتیب و تدوین: محمد یوسف منہاجین ——— معاون: حبیب احمد کوکب سامی

امسال شہرِ اعتکاف 2022ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''طہارۃ القلوب (باطنی امراض اور ان کا علاج)'' کے موضوع پر 10 خطابات ارشاد فرمائے، ان خطابات کے عناوین درج ذیل ہیں:

۱۔ الوصیة العلویة: حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی وصیت حسنین کریمین علیہما السلام کے نام ۲۔ باطن کو ظاہر سے بہتر کریں
۳۔ خطرة: باطنی بیماری کا نقطہ آغاز ۴۔ خواطرِ اربعة: (خاطرِ ربانی، خاطرِ مَلَکی، خاطرِ شیطانی، خاطرِ نفسانی)
۵۔ برے خطرات بندے کو ہلاکت تک کیسے پہنچاتے ہیں؟ ۶۔ دل مریض کیسے ہوتا ہے؟ ۷۔ قربِ الٰہی
۸۔ اصلاحِ قلب کے مراحل ۹۔ دل کی سات امراض اور ان کا علاج ۱۰۔ دل اور شہوات

زیرِ نظر صفحات پر اِن خطابات میں سے پہلے تین خطابات کے خلاصے نذرِ قارئین ہیں۔ بقیہ خطابات کے خلاصہ جات ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ شماروں میں شائع کیے جائیں گے۔

۱۔ پہلا خطاب: الوصیة العلویہ

(حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی وصیت حسنینِ کریمینؓ کے نام)

شہرِ اعتکاف 2022ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضرت علی علیہ السلام کے یوم شہادت (21 رمضان المبارک) کی مناسبت سے اپنے پہلے خطاب (22 اپریل/ ۲۰ رمضان المباک۔ جمعۃ المبارک) میں حضرت علی علیہ السلام کی حسنین کریمین علیہما السلام کے نام وصیت کو بیان کیا۔ شیخ الاسلام کا اِن وصیتوں کو موضوع بنانے کا مقصد ایک طرف حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرنا تھا تو دوسری طرف شہرِ اعتکاف میں امسال کے خطابات کے موضوع ''طہارۃ القلوب'' کا آغاز کرنا بھی تھا، اس لیے کہ اِن وصیتوں میں حضرت علی علیہ السلام نے اپنے صاحبزادگان کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں جن کا تعلق دلوں کے احوال سے ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضرت علی علیہ السلام کی وصیت کے کلمات کو بیان کرتے ہوئے اپنے منفرد اسلوب کے تحت ان کلمات کی وضاحت اور تفصیل بھی بیان فرمائی۔

شیخ الاسلام نے فرمایا کہ اس وصیت میں حضرت علی علیہ السلام نے دل کے احوال پر توجہ مرکوز کی ہے۔ اس وصیت کا ایک ایک لفظ قابلِ توجہ ہے۔ اسے دل و دماغ کی تختی پر ثبت کریں۔ حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بڑے صاحبزادے حضرت امام حسن علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

☆ یہ وصیت ہے اس والد کی جو فانی ہے، اس بیٹے کے لیے جس نے اپنی زندگی گزارنی ہے۔ اللہ کے ذکر کے ساتھ اپنے دل کو زندہ اور آباد رکھنا۔

☆ تمہارے اور اللہ کے مابین جو رشتہ ہے اس سے بہتر اور نفع مند کوئی اور رشتہ نہیں ہوسکتا۔ بشرطیکہ اس رشتۂ عبودیت و

للّٰہیت کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔

☆ اللہ کے مواعظ کے ذریعے اپنے دل کو زندہ رکھ، زہد کے ذریعے دل کی خواہشوں کو مردہ کردے، اس لیے کہ جو چیزیں اللہ کے نزدیک کرتی ہیں، وہی دل کو زندہ کرتی ہیں۔

☆ اللہ پر یقینِ کامل رکھتے ہوئے اسے دل کا سہارا بنانا۔

☆ اللہ کی حکمت میں جو راز پوشیدہ ہے اس سے دل کو منور کرنا۔

☆ یہ دل بے قابو ہوجانے والا ہے، اس کو موت کی یاد کے ساتھ قابو میں رکھنا۔ ہر وقت اس دل کو فنا کے اقرار پر جمائے رکھنا۔ یعنی دل یہ کبھی نہ بھولے کہ ہم فانی ہیں گویا موت اور فنا ہمیشہ سامنے رہے۔

☆ دل کو موت اور فنا کے تصور پر جمائے رکھنے میں مدد کے لیے حوادثِ زمانہ کو سامنے رکھنا کہ کیا کیا اور کون کون تھے جو اس دنیا میں تھے مگر آج نہیں ہیں۔ یعنی حادثاتِ دنیا کے ذریعے انسان کو اس دنیا کے فانی ہونے کا یقین ہوتا ہے۔ ان حوادثات کا مشاہدہ کرتے رہنا، دل کو گردشِ زمانہ یاد کراتے رہنا، گزرے ہوئے لوگوں کے واقعات دل کے سامنے رکھنا، جو تم سے پہلے ہوئے، ان پر جو جو بیتا، ان پر آنے والے عذاب و ثواب کو سامنے رکھنا۔ ان کھنڈرات میں چلتے پھرتے رہنا یعنی اپنی یاد ان میں رکھنا کہ کس طرح وہ حکمِ الٰہی کی نافرمانی پر ویران ہوگئے۔ یعنی اس طرح تصور کا مقصود یہ ہے کہ دل فنا کے تصور پر پختہ ہوجائے۔

☆ عنقریب تمہارا شمار بھی ان لوگوں میں ہوگا یعنی تم بھی بالآخر کوچ کرجاؤ گے۔ لہذا جہاں کوچ کرکے اترنا ہے، اس منزل کو اچھا کرو۔ اپنی اصل منزل کو سنوارنے کی فکر کرو۔

افسوس! ہم راستے کو سنوارنے میں مصروف ہیں مگر منزل اجڑی پڑی ہے، ہمیں اس کی کوئی فکر نہیں۔ ہمارے راستے پُر رونق و خوبصورت ہیں، خدا نہ کرے کہ منزل بھیانک و تاریک ہوجائے، ہمیں اس کی پرواہ کرنا ہے اور اس کے بارے میں سوچنا ہے۔

☆ آخرت کا دنیا سے سودا نہ کرنا، دنیا کے عوض آخرت نہ بیچ دینا، دنیا سنوارتے سنوارتے آخرت خراب نہ کرنا۔

☆ جو چیز نہیں جانتے، اس کے متعلق بات نہ کیا کرو۔ جس بات کا تم سے تعلق نہیں، اس کے بارے میں کلام نہ کیا کرو۔

☆ دنیا میں بدترین کھانا حرام کھانا ہے اور بدترین ظلم وہ ہے جو ناتواں و کمزور پر کیا جائے۔

☆ جس راہ میں بھٹک جانے کا اندیشہ ہو، اس راہ میں قدم نہ اٹھایا کرو۔

☆ یاد رکھو! تم آخرت کے لیے پیدا ہوئے ہو نہ کہ دنیا کے لیے۔ اس لیے اپنی زندگی کی ترجیحات کا تعین کرنا ہوگا۔ دنیا میں ہم امتحان دینے آئے ہیں، یہ امتحان گاہ ہے، آرام گاہ نہیں ہے۔ تعجب ہوگا اس شخص پر جو امتحان گاہ کو آرام گاہ بنائے۔

☆ تم فنا کے لیے خلق کیے گئے ہو، بقا کے لیے نہیں۔ جو شخص بقائے حیات میں فنائے حیات کو یاد رکھے، وہ امتحان میں کامیاب ہوتا ہے۔ تم موت کے لیے بنے ہو، حیات کے لیے نہیں۔ زندگی کو موت کا خادم، دنیا کو آخرت کا خادم اور راستہ کو اپنی منزل سنوارنے کا وسیلہ بنادو۔

☆ بیٹے! تم ایسی منزل اور مقام پر ہو جو آخرت کا سازو سامان تیار کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ دنیا؛ آخرت کی منزل کی گزرگاہ ہے۔

☆ نیک لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنا، تم بھی نیک ہوجاؤ گے۔ ان لوگوں سے جو اللہ کو یاد رکھتے ہیں، جن کے ظاہر پاکیزہ اور باطن روشن ہوگئے ہیں۔ اس لیے کہ سنگت وصحبت کے اثرات ہوتے ہیں۔ برے لوگوں کی صحبت و سنگت سے بچے رہنا۔ برے سے بچے رہنے سے بروں کے اثرات سے بچے رہو گے۔

ہمارے پاس کسی کو اچھا برا کہنے کا کوئی پیمانہ نہیں۔ ہاں اللہ نے ایک پیمانہ دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللهِ اَتْقٰکُمْ. (الحجرات، ۴۹: ۱۳)

’’بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو۔‘‘

غور کریں! اس پوری وصیت میں دل کے احوال پر غور و فکر کا حکم دیا جارہا ہے۔ کسی ایک جملہ میں نسب پر فخر کی بات نہیں کی بلکہ حضرت علی ؓ اپنے بیٹے امام حسن ؑ کو عبدیت اور بندگی سکھا رہے ہیں۔ یہ وصیت و نصیحت حضرت علی ؓ کے اپنے بیٹے

امام حسنؑ کو ہے۔ ہم کہاں کھڑے ہیں؟ ہمیں تو اگر معمولی سی نام ونمود اور نیکی مل جائے تو ہم اپنے آپ میں نہیں رہتے۔ ہم جن کا نام لیتے ہیں، اُن کا طریقہ بھی ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔

وقتِ شہادت حضرت علیؓ کی وصیت

حضرت علی المرتضیٰؓ نے حسنین کریمینؓ کو وقتِ شہادت بھی ایک وصیت کی۔ اس وصیت میں درج ذیل امور کی طرف توجہ مبذول کروائی:

☆ زندگی میں ہر لمحہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرنا۔

☆ اپنے معاملات کو اللہ اور مخلوق کے ساتھ درست رکھنا۔

یاد رکھیں! معاملات پانچ طرح کے ہیں:

۱۔ اللہ کے ساتھ معاملات کو درست رکھنا: اس میں عبدیت، بندگی، طاعت، یقین، توکل، اخلاص اور تقویٰ شامل ہیں۔

۲۔ حضور نبی اکرمؐ کے ساتھ معاملات درست رکھنا: اس میں محبت، اطاعت، متابعت، تعظیم و تکریم، دین کی نصرت، دین کا فروغ اور دین پر عمل کرنا شامل ہے۔

۳۔ صحابہ کرام و اہل بیت اطہارؓ کے ساتھ معاملات درست رکھنا: اس میں ان کی اتباع اور تعظیم و تکریم شامل ہے۔

۴۔ اولیاء و صالحین کے ساتھ معاملات درست رکھنا: اس میں اِن ہستیوں کی اطاعت اور تعظیم و تکریم شامل ہے۔

یہ بات ذہن میں رہے کہ عقیدت اور متابعت کو ہمیشہ جمع کریں۔ عقیدہ درست کریں اور عمل اس کی اتباع میں کریں۔ اگر عقیدہ درست ہے تو معاملہ درست ہے۔

۵۔ تمام اعزاء واقارب کے ساتھ معاملات درست رکھنا۔

۶۔ جمیع مخلوق کے ساتھ معاملات درست رکھنا۔

☆ آپس کے تعلقات کو سنوارے اور بنائے رکھنا۔ صلاح ذات بینکم یعنی باہمی رشتوں کو درست رکھنا۔ اس لیے کہ میں نے حضور نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ باہمی رشتوں کو درست رکھنا، یعنی معاملات کو بگڑنے نہ دینا، ساری زندگی کی نفلی عبادات سے افضل ہے۔

افسوس کہ آج ہم ''میں'' اور ''وہ'' کے جھگڑوں میں ہیں۔ ''میں'' اور ''وہ'' دو ایسے بت ہیں کہ بندہ ان کا پجاری بن کر اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ معاملات کو آپس میں بگاڑے رکھنا، اپنے دین کو جڑوں سے کاٹنا ہے جبکہ آپس کی کشیدگیوں اور رنجشوں کو مٹانا نفلی عبادات سے افضل ہے۔

☆ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہنا۔ اگر اس عمل سے رک گئے اور اپنی ذات تک محدود ہو گئے تو پھر تم پر بدکردار لوگوں کو حکمران بنا کر مسلط کر دیا جائے گا اور تم جیسے لوگوں کی دعا بھی قبول نہ ہوں گی۔

ہمارا حال یہ ہے کہ ہم خود نیکی کرنے اور برائی سے بچنے میں کمزور ہیں، چہ جائیکہ نیکی کا فروغ کریں اور برائی سے دوسروں کو بچائیں۔ اللہ ہمیں زندگی کا حقیقی شعور دے اور زندگی سنوارنے کا صحیح فہم عطا فرمائے۔

۲۔ دوسرا خطاب: باطن کو ظاہر سے بہتر کریں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شہرِ اعتکاف میں ''طہارۃ القلوب'' کے موضوع پر اپنا دوسرا خطاب (23 اپریل/ ۲۱ رمضان المبارک۔ ہفتہ) ''باطن کو ظاہر سے بہتر کریں'' کے عنوان پر ارشاد فرمایا۔ شیخ الاسلام نے اس حوالے سے اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا:

ہمارے ظاہر کو سب لوگ جانتے ہیں، جبکہ باطن کو اللہ اور ہمارے اپنے سواء کوئی نہیں جانتا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے باطن کو جانتا ہے۔ لہٰذا ہر کوئی کوشش کرے کہ اپنے باطن کو کم از کم ظاہر جیسا تو کر لے۔ جسم اور ظاہر مخلوق کی نظر گاہ ہے، جبکہ قلب اور باطن خالق کی نظر گاہ ہے۔ جسے مخلوق نے دیکھنا ہے، اسے ہم سجاتے اور سنوارتے ہیں، مگر افسوس کہ جسے خالق نے دیکھنا ہے اس کی ہم پرواہ نہیں کرتے۔

قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے درجنوں مقامات پر ظاہر و باطن، سریہ اور اعلانیہ کا ذکر اکٹھا کیا ہے مگر تمام مقامات پر باطن، سریہ، مخفی کا ذکر پہلے جبکہ ظاہر اور اعلانیہ کا ذکر ہمیشہ بعد میں کیا ہے۔ حتیٰ کہ انہ علیم بالذاتِ الصدور کے ذریعے اپنے علم کا ذکر کرتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ ہر بار فوکس ہمارے چھپے ہوئے احوال پر کرتا ہے۔ اس اسلوب میں یہ پیغام ہے کہ ہم اپنے باطنی احوال پر غور و فکر کریں جس پر اللہ

رب العزت کی خاص نظر ہوتی ہے۔ جسم پر وارد ہونے والی امراض نظر بھی آتی ہیں، تکلیف بھی دیتی ہیں اور ہم اسکے علاج کے لئے فکر مند بھی ہو جاتے ہیں حالانکہ یہ عارضی ہوتی ہیں لیکن جو نیات، خواہشات اور امراض دل کو گدلا کر رہی ہیں، یہ امراض نظر آتی ہیں اور نہ ہم ان کے علاج کے لئے فکر مند ہوتے ہیں حالانکہ یہ طویل المیعاد ہیں اور روح کو تکلیف دیتی ہیں۔ لہٰذا کوشش کریں کہ باطن کے امراض پر توجہ دیں اور جو چیزیں اللہ کو نظر آتی ہیں انھیں سنواریں۔

سیدنا عمر فاروقؓ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہاں ﷺ ہمیشہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے مجھے بھی یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ اجعَل سَرِيرَتِي خَيرًا مِّن عَلَانِيَتِي . وَاجعَل عَلَانِيَتِي صَالِحَةً. (سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، رقم: ۳۵۸۶)

اے اللہ! میرے سریرہ (باطن) کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے، میرے قلب کو میرے جسم سے بہتر کر دے، میرے من کے مخفی حالات کو لوگوں کو دکھائی دینے والے حالات سے زیادہ بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو صالح اور نیک کر دے۔

گویا اس دعا میں یہ کہا جارہا ہے کہ اے اللہ میرے ظاہر کو حسین کر دے اور میرے باطن کو حسین تر کر دے۔

ہمارے جسم میں ہمارے قلب کا مقام اور اہمیت آقا ﷺ کے اس ارشاد سے واضح ہوجاتی ہے کہ

ان فی الجسد مضغة، اذا صلحت صلح الجسد کله، واذا فسدت فسد الجسد کله، آلاوهی القلب.

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب فضل من استبرالدینہ، رقم:۵۲)

بے شک جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ سنور جائے تو سارا بدن سنور گیا اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، خبردار وہ دل ہے۔

یعنی دل سنور جانے سے آنکھیں، کان، ہاتھ، منہ، پیٹ، پاؤں الغرض سارے اعضاء جن سے انسان نیکی اور بدی کے عمل کرتا ہے، یہ تمام اعضاء سنور جاتے ہیں اور جب جسم کا ہر عضو سنور جائے تو بدی کی موت ہوجاتی ہے اور زندگی میں نیکی زندہ و آباد ہوجاتی ہے لیکن اگر دل میں فساد آجائے، دل کی نیّات اور خواہشیں خراب ہو جائیں تو سارا جسم برائیوں، گناہوں اور بدی سے معمور ہو جاتا ہے۔

آقا ﷺ کے اس فرمان سے یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ باطن کا ہمارے ظاہر پر کتنا اثر ہے۔ لہٰذا ہم نے جسم کے اندر چھپے ہوئے دل کو سنوارنا ہے، اسے صحت دینی ہے، اس کے لیے شفا مانگنی ہے اور اسے روشن کرنا ہے۔ جس طرح ظاہری امراضِ قلب کے ہسپتال ہیں، اسی طرح منہاج القرآن کا یہ شہرِ اعتکاف باطنی امراضِ قلب کا ہسپتال ہے۔ ان امراضِ باطنی کا معالج اللہ ہے۔ یہاں اللہ کا سچا بندہ بن کر اپنی گناہوں اور خرابیوں کا اقرار کرکے اللہ سے دل کی صحت طلب کریں تو اس کی بارگاہ سے یہ خیرات بالیقین حاصل ہوتی ہے۔

یاد رکھیں! باطنی احوال کا اثر ظاہر پر پڑتا ہے، اسی طرح ظاہری اعمال کا اثر بھی باطن پر پڑتا ہے۔ ظاہر و باطن آپس میں لازم وملزوم ہیں۔ جس کا ظاہر خراب ہوگا، اس کا باطن کبھی آباد نہیں ہوسکتا اور ظاہر اسی کا خراب ہوتا ہے، جس کا پہلے دل بگڑ گیا۔ باطن کی بربادی ہی ظاہر کو خراب کرتی ہے۔ یہ دوطرفہ اثر ہے۔ یعنی من کا اثر تن پر پڑتا ہے اور تن کا اثر من پر پڑتا ہے۔ دل کے حالات اور جسمانی اعمال کا اثر ایک دوسرے پر پڑتا ہے۔

لہٰذا اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میرا سریرہ، دل اور باطن آباد و سیراب، پُر رونق اور اچھا ہو گیا ہے مگر دکھائی یہ دے کہ اس کا ظاہر خراب ہے تو یاد رکھ لیں کہ اس کا باطن کبھی آباد نہیں ہوسکتا۔ آج کل کچھ لوگوں کا یہ من گھڑت تصور ہے کہ یہ میرا اللہ کے ساتھ اندر کا معاملہ ہے، آپ کون ہوتے ہیں میرے ظاہر کی بنیاد پر میرے باطن پر فیصلہ کرنے والے؟ یاد رکھیں! دینِ حق کا قاعدہ ہے کہ فیصلے ظاہر پر ہوتے ہیں، باطن پر نہیں۔ کیونکہ ظاہر کی جو بھی حالت ہے اس کی وجہ باطن ہی ہے۔ لوگوں نے یہ لبادہ پہن رکھا ہے کہ ظاہر کو اہمیت نہیں دیتے اور باطن کی پاکی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یاد رکھیں! شریعت ہمیشہ ظاہر پر فیصلہ کرتی ہے، اس لیے ظاہر کو دیکھ کر باطن کا فیصلہ کیا جائے گا۔

ہر عمل کو عادت کے طور پر نہیں بلکہ عبادت کے طور پر

کریں۔ عادت اور عبادت میں نیت کا فرق ہے۔ اگر رضائے الٰہی کی نیک نیت عادت میں شامل ہوجائے تو اس عادت کو عبادت میں بدل دیتی ہے اور اس کے برعکس اگر عبادت نیتِ صالحہ سے خالی ہوجائے تو وہ عبادت، عادت بن جاتی ہے۔

پس جو شخص اللہ کی طاعات کو ترک کرتا ہے، نماز، روزہ اور عبادات پر عمل نہیں کرتا، حلال و حرام کا فرق نہیں کرتا، اوامر و نواہی کی پیروی نہیں کرتا، آقا ﷺ کی سنت کی متابعت نہیں کرتا، برائیوں سے نہیں بچتا اور پھر دعویٰ کرتا ہے کہ میرا دل بڑا نیک اور باطن بڑا صالح ہے تو وہ جھوٹا مدعی ہے۔ اس کے برعکس، کوئی اپنے ظاہر کو بڑا سنوارے، معاملات اور عبادات میں اچھا ہو لیکن باطن میں ریا اور دکھلاوا ہے تو سارا کچھ جہنم میں گیا۔ اس کے جملہ ظاہری نیک اعمال عبادت نہیں بلکہ عادت اور ریاکاری میں شمار ہوں گے۔

یاد رکھیں! کچھ لوگ واضح انکار کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ معرضین ہوتے ہیں یعنی جن کا دل اور باطن اللہ کے احکامات کی طرف متوجہ نہیں۔ لہذا ہم دل کا محاسبہ کریں کہ ظاہر شریعت سے خالی نہ ہو اور باطن صدق و اخلاص سے خالی نہ ہو بلکہ ہمہ وقت اس کے احکامات اور تعلیمات کی طرف متوجہ ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

نِيةُ المؤمنِ خير مِن عَمَلِه و عَمَلُ المُنافِقِ خَيرٌ مِن نِيَتِه
(المعجم الکبیر، طبرانی، رقم: ۵۹۴۲)

مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے جبکہ منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہوتا ہے۔

صحابہ کرام ﷢ کا رتبہ امت میں اتنا بلند ہے کہ ان کے ایک رائی کے دانہ برابر عمل کا اجر بھی آخری زمانے کے اُحد پہاڑ جتنا سونا خرچ کرنے والوں سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام ﷢ کی نیت اتنی اعلیٰ ہوتی تھی کہ دل ہمہ وقت اللہ کی طرف متوجہ رہتا تھا۔ جو اپنے عمل میں ہر طرف اللہ کو دیکھتا ہے، اس کا ظاہر و باطن کسی اور طرف متوجہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لیے سلف صالحین کہا کرتے تھے: حَاسِب نَفسَکَ فِی کُلِّ خَطرَةٍ

''ہر آنے والے خطرے سے اپنا محاسبہ کرو''

خطرہ دل میں آنے والے پہلے خیال کو کہتے ہیں۔ باطن کی چوکیداری کس جگہ سے کی جائے کہ یہ بگڑنے نہ پائے؟ اس حوالے سے صاحبِ قوت القلوب شیخ ابو طالب مکیؒ فرماتے کہ

''برائی کے پہلے خیال کو اپنے دل کے دروازے میں داخل نہ ہونے دو، وہیں محاسبہ کرو''۔

دل میں پہلا آنے والا خیال، آواز، خطاب، جس نے دل کے دروازے پر دستک دی اور دل پر وارد ہوا، اس خیال کو خطرہ کہتے ہیں۔ اس پہلے خیال کو پوری قوت سے دھکے دے کر دفع کر دیں کہ تم اس دروازے میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اگر اسے یہیں روک لیا تو باطن بگڑنے نہ پائے گا۔

۳۔ تیسرا خطاب: خطرہ: باطنی بیماری کا نقطۂ آغاز

''طہارۃ القلوب'' کے موضوع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے شہرِ اعتکاف میں ہونے والے تیسرے خطاب (24 اپریل/ ۲۲ رمضان المبارک۔ اتوار) کا عنوان ''خطرہ: باطنی بیماری کا نقطۂ آغاز'' تھا۔ اس حوالے سے شیخ الاسلام نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے فرمایا:

اگر کوئی خیال ہمیں خیر سے دور کرنے کے لئے دل کے دروازے پر دستک دے تو اس خیال کو خطرہ کہا جاتا ہے، جونہی ایسا کوئی خیال آئے تو دل کے دروازے کو بند کر لینا، اس سے محفوظ رہنے کا طریقہ ہے۔ دل کی تین اقسام ہیں:

۱۔ قلبِ سلیم (زندہ دل، قلب حی، سلامتی والا دل)

۲۔ قلبِ میت (مردہ دل)   ۳۔ قلبِ سقیم (مریض دل)

قلبِ سلیم، وہ قلبِ صحیح ہے جو روحانی امراض سے محفوظ و سلامت ہے۔ اس کو قلبِ حی یعنی زندہ دل بھی کہتے ہیں۔ قلبِ میت سے مراد مردہ دل ہے اور قلبِ سقیم سے مراد بیمار یعنی مریض دل ہے۔ ہمارا فوکس بیمار دل پر ہے۔ دلوں کی بیماریوں کے داخلی و خارجی اسباب ہوتے ہیں۔ خطرہ خارجی اسباب میں سے ایک سبب ہے جو دلوں کے بیمار ہونے کی وجہ ہے۔ اگر قلبِ سقیم/ مریض کا علاج نہ کیا جائے تو یہ آہستہ آہستہ قلبِ میت ہوجاتا ہے۔

قلب کی بیماری کا آغاز کہاں سے ہوتا ہے؟ یاد رکھیں! امراض کے دل میں داخلے کا نقطۂ آغاز ''خطرہ'' ہے۔ یہ وہ پہلا خیال ہے جو دل و دماغ میں آتا ہے اور گزر جاتا ہے۔ اس نے

ابھی دل میں وجود اور جگہ نہیں پائی، بس آیا اور گزر گیا۔ ’’خطرہ‘‘ وہ برا خیال ہے جو یکسوئی اور اطمینان کو خراب کر دے اور ہیجان پیدا کر دے۔ قرونِ اولیٰ میں ہمیشہ طلبہ کو یہ سبق دیا جاتا کہ ’’خطرہ‘‘ کے وقت فوراً چوکنے ہو جاؤ اور دل کی چوکیداری کرو۔ اس لیے کہ ’’خطرہ‘‘ اندر کے اطمینان، عبادت، اچھائی، سخاوت، استغفار، اچھا برتاؤ اور اس جیسی رغبتوں اور کیفیتوں کو ڈی فوکس کرتا ہے اور بدی کی جگہ پیدا کرتا ہے۔

ایک اچھا چوکیدار اس خطرہ کے آتے ہی چوکنا (Alert) ہو جاتا ہے۔ اگر اس خیال و خطرہ کو آتے ہی فوراً بلاک نہ کیا جائے تو یہ خیال دوبارہ آئے گا۔ اس بات کو سوشل میڈیا کی اس مثال سے اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ جب ہم کوئی چیز سرچ یا وزٹ کریں تو پھر خود بخود اس سے متعلقہ مواد کثیر مقدار میں ہماری طرف آنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہماری مانوسیت کو چیک کر لیا جاتا ہے کہ ہم نے کس چیز کو تلاش کیا اور کیا کچھ کتنا عرصہ دیکھا۔ ہمارا اس کو رد یا بلاک نہ کرنا ہماری پسندیدگی کی علامت سمجھا جاتا ہے اور پھر ہر روز نئی سے نئی اپ لوڈ لسٹ ہم تک پہنچا دی جاتی ہے۔ اسی طرح جب ہم نے برا خیال رد نہ کیا اور اسے اندر جگہ دے دی تو اس خطرہ اور خیال کے مالک یعنی شیطان کو معلوم ہوجاتا ہے کہ اسے اس خیال و خطرہ سے اُنس ہے، یعنی یہاں ٹھہرنے کی گنجائش ہے، چنانچہ اسی طرح کے خیالات اور نظریات پے درپے آنا شروع ہوجاتے ہیں۔

یہ خطرہ اگر بار بار آتا رہے تو بالآخر ’’وسوسہ‘‘ بن جاتا ہے۔ وسوسہ سے مراد سائیکالوجی کے مرض والا وہم نہیں بلکہ عرفاء کی اصطلاح میں دل و دماغ میں قرار پکڑنے والا وہ خیال ہے جو عملِ شر کے لئے آتا ہے۔ یہاں سے دل کے روحانی مریض ہونے کے سفر کا آغاز ہوتا ہے۔

ہم دنیا میں اپنے آپ کو خطرات سے بچاتے ہیں۔ اگر خطرات سے نہیں بچائیں گے تو نقصان کا نہ صرف اندیشہ اور خطرہ رہتا ہے بلکہ نقصان یقینی ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس بندے نے احتیاط نہ کی اور اپنے آپ کو Open اور exposed رکھا۔ اس کو اس مثال سے سمجھیں کہ جس آدمی کو اپنی جان کی فکر ہو تو وہ گارڈز رکھتا ہے، مشکوک آدمی کو قریب نہیں آنے دیتا، اسی طرح ہمیں حَاسِبْ نَفْسَکَ کے مصداق اپنے دل کے گھر پر سیکیورٹی گارڈز بننا ہے تاکہ کوئی مشکوک شے دل کے قریب بھی نہ آئے۔ ورنہ دشمن آسانی سے حملہ آور ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں! ہماری جان کے دشمن کم ہیں اور ایمان کے دشمن بہت زیادہ ہیں۔ ایمان کے دشمن زیادہ اس لیے ہیں کہ شیطان نے اللہ رب العزت کے حضور قسم کھائی ہے کہ:

فَبِعِزَّتِکَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ. (الحجر، ۱۵: ۸۲)

مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے سارے کے سارے بندوں کو ہر صورت پوری کوشش کر کے گمراہ کر کے رہوں گا۔

ہم میں سے ہر شخص جو ایمان پر ہے، اس کے ایمان کا دشمن شیطان ہے اور یہ دشمن اکیلا نہیں بلکہ انسانوں کے عدد سے کہیں زیادہ ہے۔ جب یہ بات واضح ہے کہ ہم سب محفوظ نہیں بلکہ exposed ہیں تو ایمان کا یہ دشمن ہمہ وقت ہم پر حملہ آور رہتا ہے۔ اس کے حملوں سے وہی محفوظ ہے جس کے بارے میں اس کا اپنا اقرار ہے کہ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ (الحجر، ۱۵: ۴۰) وہ لوگ جو exposed نہیں ہوئے بلکہ Secured ہیں، جو اپنے آپ کو ہر برائی سے محفوظ کرتے ہیں، اپنی سیکیورٹی کرتے ہیں، جنہیں تو نے اپنے کرم سے نفس کے چنگل اور شرارت سے محفوظ کر دیا ہے، وہ میرے حملے سے بچ جائیں گے۔

ہماری خرابی یہ ہے ہم اکثر اس گمان میں رہتے ہیں کہ ہم تو داعی ہیں، دین کی خدمت کرنے والے، عالم اور مبلغ ہیں، دین دار، متقی، عبادت گزار ہیں، لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ ہم Secured (محفوظ) ہیں جبکہ اس بات کا حقیقی پہلو یہ ہے کہ نیکی اور عبادات کا خزانہ ہونے ہی کی وجہ سے تو ہم پر حملوں کا خطرہ موجود ہے۔ جس کے پاس نیکیوں اور صالحات کا خزانہ ہی نہیں، اس کے پاس کس نے چوری کیلئے آنا ہے۔ چور سے مراد شیطان اور اس کے لشکر اور سپاہی ہیں۔ جس کے پاس علم، ایمان اور ہدایت کا جس قدر زیادہ خزانہ ہے، اس کے پاس شیطان اسی لیول کا سپاہی اور اپنے لشکر بھیجے گا۔

ہم بالکل الٹ سمت میں سوچتے ہیں حالانکہ جو جتنا طاعات اور نیکیوں والا ہے، وہ سوچے کہ میں اتنا ہی خطرے میں ہوں۔ جس کے پاس کچھ ہے ہی نہیں، اس کے پاس شیطان کسی کو نہیں بھیجے گا کیونکہ وہ تو پہلے ہی بہکا ہوا اور گمراہ ہے۔ جو آدمی نیکی میں جتنا کمزور ہے، شیطان کو اس کی طرف سے کوئی پریشانی نہیں۔ وہ جو چاہتا تھا، بندہ اسی راہ پر ہے۔ شیطان کی مشکل تو شروع ہی تب ہوتی ہے، جب بندہ نیکی، خیر اور دین کی راہ پر قدم رکھتا ہے۔ تب وہ اسے بہکانے اور گمراہ کرنے کے منصوبے شروع کر دیتا ہے اور پھر اپنے شکار کی مضبوطی اور کمزوری دیکھ کر اس کے مطابق حملہ کرتا ہے۔

قرآن مجید میں شیطان کا یہ پختہ عزم و ارادہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس نے کہا تھا کہ

لَاَقۡعُدَنَّ لَهُمۡ صِرَاطَكَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ. (الاعراف،7: 16)

میں صراط مستقیم پر جم کر بیٹھ جاؤں گا اور وہیں اپنا ٹھکانہ بناؤں گا۔ دیکھتا ہوں کہ کون کون اس راہ پر جا رہا ہے۔ ان ہدایت والوں کے راستے میں بیٹھ کے انہیں گمراہ کروں گا۔

معلوم ہوا کہ شیطان اپنا ٹھکانہ گمراہی و بدی کی راہ پر نہیں بناتا، انھیں تو وہ اپنی پارٹی، گروہ اور خاندان کے لوگ سمجھتا ہے۔ وہ سیدھی راہ پر کرسی لگاتا ہے اور چوکنا ہو کر دیکھتا ہے کہ کون کون صراطِ مستقیم پر جا رہا ہے۔

شیطان کا طریقہ کار یہ ہے کہ وہ پہلا خیال ''خطرہ'' کے طور پر ڈالتا ہے، جیسے بارش کا پہلا قطرہ آتا ہے تو ہم سمجھ جاتے ہیں کہ اب پیچھے بارش آنے والی ہے۔ اس پہلے خطرے سے بچنے کے لئے اپنی نگرانی کریں اور نگرانی کا طریقہ یہ ہے کہ قلب کی دائمی نگرانی حضور مع الحق کے ساتھ اس خیال کے ساتھ کریں کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میرے اللہ کی نگاہ میرے ہر عمل پر ہے۔

اس تصور کی نگرانی کرنا اور دل میں ہمہ وقت اسے جمائے رکھنا مراقبہ کہلاتا ہے۔ عرفِ عام میں گردن جھکانے کو مراقبہ سمجھ لیا گیا ہے۔ یہ ایک کیفیتِ مراقبہ تو ہوسکتی ہے لیکن مراقبہ در اصل چند لمحوں کی پریکٹس نہیں بلکہ ایک دائمی کیفیت کا نام ہے جو زندگی بھر رہتی ہے۔ ہمہ وقت دل پر اللہ کی نظر ہونے کے تصور کا سوچ کر دل کی نگہبانی کرنے کا نام مراقبہ ہے۔

شیطان نے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ اعلان کیا کہ

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمۡ مِّنۡۢ بَيۡنِ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمِنۡ خَلۡفِهِمۡ وَعَنۡ اَيۡمَانِهِمۡ وَعَنۡ شَمَآئِلِهِمۡ. (الاعراف،7: 17)

''پھر میں یقیناً ان کے آگے سے اور ان کے پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا''

قرآن و حدیث نے شیطان کی اس پلاننگ اور طریقہ واردات کو قیامت تک ہر مسلمان کو بتا دیا تاکہ وہ اس کا توڑ کر سکیں۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے حملوں کا نتیجہ بھی بتادیا کہ

وَلَا تَجِدُ اَكۡثَرَهُمۡ شٰكِرِيۡنَ. (الاعراف،7: 17)

''اور (نتیجتاً) تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہ پائے گا''

یاد رکھیں شکر؛ صبر پر قائم ہوتا ہے یعنی بندے کو جب ملے تو خوشی میں بہک نہ جائے اور جب نہ ملے تب بھی صبر کرے، غم زدہ نہ ہو جائے۔ آسانیوں میں آپے سے باہر نہ ہوجائے اور مشکلات میں شکوہ نہ کرے۔ ہر حال میں صبر ہے۔ امیری گمراہ و فاسق نہ بنائے تو یہ صبر ہے اور محتاجی میں فقر و فاقہ کا شکوہ نہ کرے تو یہ صبر ہے۔ جب صبر کی بنیاد مضبوط کرتے ہیں تو اس پر شکر کی عمارت قائم ہوتی ہے۔ جتنی پختہ بنیادیں ہوں گی، اتنی مضبوط عمارت کھڑی کر سکتے ہیں۔ کمزور بنیاد پر ایک حد تک عمارت بن سکتی ہے، زیادہ نہیں۔

لہٰذا صبر کی کمزور بنیاد پر ہم شکر کی بڑی عمارت نہیں بنا سکتے۔ اگر صبر کی بنیاد مضبوط ہو چکی ہو تو شکر کی جتنی چاہیں منازل اوپر بناتے چلے جائیں۔ شکر کی کوئی حد نہیں، یہ بڑھتے بڑھتے اللہ کی رضا میں بدل جاتا ہے۔ شکر اور تسلیم و رضا کی سرحدیں آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ بندہ اللہ سے راضی ہو کر نفسِ راضیہ اور مرضیہ کے مقام پر فائز ہوجاتا ہے۔

شیطان کا طریقہ کار یہ ہے کہ جس راستے سے انسان کو خیر مل رہی ہوتی ہے، وہ اس راستہ کے حوالے سے بندے کے دل میں تشکیک پیدا کرتا ہے، وہ انسان کو خیر کے دروازے سے دور کرنا چاہتا ہے اور جہاں جڑے رہنے کی وجہ سے اس کا کام مشکل ہو رہا ہے اور بندے کو خیر ہی خیر اور ہدایت مل رہی ہے، وہ اس بندے کو اس منبع و سرچشمہ سے کاٹنا چاہتا ہے۔ اس کی

مثال بجلی کے ٹرانسفارمر کی ہے۔ شیطان کا کام بس یہ ہے کہ اس ٹرانسفر سے تاریں کاٹ دیتا ہے جس سے پورا محلّہ اور گھر تاریک ہوجاتے ہیں۔ شیطان کو گھر میں آکر ایک ایک کمرہ کی لائٹ کاٹنے کی ضرورت نہیں بلکہ وہ بنیاد میں زلزلہ پیدا کرتا ہے۔

مذکورہ آیت میں شیطان کا چارجہتوں سے آنے کے حوالے سے علماء وعرفاء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ:

۱۔ شیطان کے سامنے سے آنے کا مطلب ہے کہ وہ محسوسات کے چینل سے حملہ آور ہوتا ہے۔ یعنی اس طریقے سے حملہ کرتا ہے جو ظاہر میں دکھائی دینے والے طریقے ہیں۔ آج کے دور میں یہ طریقے یو ٹیوب، سیل فون، ٹی وی، الیکٹرانک میڈیا، فیس بک، ٹویٹر، انسٹا گرام، ٹک ٹاک وغیرہ ہیں۔ معاشرہ بھی محسوسات میں سے ہے، جس میں برائی آنکھوں اور کانوں کے ذریعے سے ہم پر حملہ آور ہوتی ہے۔

۲۔ شیطان کے انسان پر پیچھے سے آنے کا معنی یہ ہے وہ کبھی معقولات کے ذریعے بھی حملہ آور ہوتا ہے۔ یعنی عقل میں شک، شبہ اور الٹے سیدھے خیالات ڈال کر بندے کو اللہ کی راہ سے بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً: کیا خدا ہے؟ کیسا ہے؟ مذہب کی کیا ضرورت ہے؟ نبیوں کو کیوں بھیجا؟ وحی کا کیا معنی ہے؟ ہم اچھائی اور برائی کا براہِ راست کیوں نہ سوچ لیں، ہمیں عقل ہے، ہم اتباع کیوں کریں؟ آج کے زمانے میں قرآن وحدیث کی پابندی کیوں کریں؟ دنیا ترقی کرتی جارہی ہے اور ہم 14 صدیاں پہلے کی بات کررہے ہیں؟ اس طرح سیکولر، لادینیت اور لامذہبیت کے خیالات شیطان انسان کی عقل وفہم میں ڈالتا ہے جن کا تعلق وجودِ باری تعالیٰ کا انکار، انکارِ مذہب، انکارِ وحی، انکارِ سنت نبویﷺ، انکارِ شرائع دین اور اوامر ونواہی کے انکار سے ہے۔ یہ وہ شکوک ہیں جن کا تعلق عقل سے ہے۔ یہ بھی دراصل شیطان کے حملے ہیں کہ بندہ کہے گا کہ میں نے تو کوئی برا عمل نہیں کیا لیکن شیطان اس طرح کے ’’خطرات‘‘ شک کے طور پر انسان کے دل میں ڈال دیتا ہے۔

ان حالات میں اگر خیر اور نیکی ملنے والے راستوں اور دروازوں سے جڑے رہیں گے تو خیر آتی رہے گی اور ہدایت ملتی رہے گی۔ خیر کے راستوں سے کمک ملتی رہے گی تو شیطانی حملوں سے مقابلہ آسان ہوگا۔ جیسے لڑنے والی فوجوں کو کمک ملتی رہے تو وہ لڑتی رہتی ہیں اور اگر کمک نہ پہنچے تو شکست ہوجاتی ہے۔ اسی طرح اگر شیطانی حملوں کے مقابلے میں خیر اور نیکی کے منابع اور خزانوں سے بندہ جڑا رہے اور وہاں سے اسے کمک ملتی رہے تو انسان اِن حملوں سے شکست نہیں کھاتا۔

یاد رکھیں! ہر شخص کو ہر وقت کمک کی ضرورت ہے، ری انفورسمنٹ کی ضرورت ہے۔ ہدایت کا ایک بار مل جانا کافی نہیں بلکہ اس کا تسلسل رہنا چاہئے۔ جس راستے سے ہدایت سے ملی ہے، اس راستہ سے تعلق نہ کٹے، اسے ری انفورسمنٹ کہتے ہیں۔ جیسے جسم توانائی کے لئے ہر روز کئی مرتبہ کھانے پینے کا محتاج ہے، اسی طرح دل اور روح زندہ نہیں رہ سکتے جب تک انھیں زندگی کی خوراک نہ ملے۔ ان کی زندگی کی خوراک؛ ہدایت، تذکیر، وعظ، نصیحت اور راہنمائی کا تسلسل ہے۔

منہاج القرآن ہو یا کوئی اور جماعت جہاں سے ہدایت، خیر کا سبق، طاعت کی توفیق ملی ہے اور مل رہی ہے، اس سے جڑے رہیں، اس رشتے کو نہ کاٹیں۔ جہاں سے اللہ کی قربت کا سبق مل رہا ہے اور ویژن کلیئر ہو رہا ہے، اس جگہ کا انتخاب خود کریں اور جب اطمینانِ قلبی سے کسی ایک کا انتخاب کرلیں تو مرتے دم تک اس تعلق کو نہ چھوڑیں۔ شیطان اس تعلق کو توڑنے کے لئے شکوک وشبہات اور فکری انتشار پیدا کرتا ہے۔

۳۔ شیطان کی تیسری سمت یعنی دائیں طرف سے حملہ آور ہونے سے مراد نفسانی شہوات، لذتیں، برائی اور گناہ کے راستے ہیں۔ دائیں ہاتھ سے مراد مضبوط ایریاز ہیں، شیطان ان پر بھی حملہ کرتا ہے۔

۴۔ شیطان کے بائیں طرف سے آنے سے مراد خیالات اور وساوس ہیں۔ بائیں سمت کا معنی یہ ہے کہ شیطان ان کمزور ایریاز پر بھی اپنے چھوٹے موٹے شیطانوں کے ساتھ حملے جاری رکھتا ہے۔

یاد رکھیں! انسان کے دل و دماغ میں آنے والے فاسد خیالات کو جنوں اور انسانوں کی شکل میں موجود شیاطین کے نمائندے انسان کے دل و دماغ میں ڈالتے ہیں۔ ان شیطانی حملوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ہدایت کو برقرار رکھنے کے لئے ربانی اولیاء بھی بنائے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے

انسانوں کو دنیا میں شیطان کے حملوں کے لیے اکیلا نہیں چھوڑا۔ کیسے ممکن تھا کہ اللہ شیطان کو کھلا چھوڑ دے اور خیر کی حفاظت کے لئے ہدایت مہیا کرنے والے لشکر نہ ہوں۔ اسی لئے اللہ نے اپنے انبیاءؑ بھیجے اور جب ان کی بعثت کا سلسلہ بند ہوگیا تو امت میں قیامت تک اولیاء، مجددین اور مصلحین بھیجنے کے سلسلہ کا آغاز فرمایا۔ اس نظام میں جنات کے مقابلے میں ملائکہ ہیں اور انسانی شیطانوں کے مقابلے میں اولیاء و صالحین ہیں جو ہر زمانے میں خیر کو پھیلاتے اور لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں، دین کی دعوت دیتے ہیں، نیک خیالات دیتے ہیں، دلوں میں نیکی کا خیال ڈالتے ہیں، شیطانوں کی حکمتِ عملی توڑتے ہیں، انھیں exposed کر کے عامۃ الناس کو ان کے راستے سے بچاتے ہیں اور نفس کو چھٹکارا دلانے کے طریقے بتاتے ہیں۔ اگر اس جنگ میں اہلِ باطل کا ایک جال اور نظام ہے تو اہلِ حق کا بھی ایک نظام ہے جس میں ملائکہ، اولیاء، صالحین، متقین اور مجددین شامل ہیں۔

(جاری ہے) ❁❁❁❁❁

ہدیۂ تشکر

شہرِ اعتکاف 2022ء کی نورانی راتوں میں "طہارۃ القلوب" کے عنوان پر باطنی امراض اور ان کے علاج پر مشتمل پُرنور و بصیرت افروز خطابات کے ذریعے امتِ مسلمہ کی تربیت اور ان کا تزکیہ و تصفیہ فرمانے پر مجددِ دوراں صدی، قطبِ دوراں، عالی المقام شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمتِ عالیہ میں دس مجالس کی مناسبت سے عربی و اردو میں دس دس اشعار پر مشتمل ہدیۂ تشکر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں:

شکریہ آپ کا اے حضرتِ شیخ الاسلام ۔۔۔ کن لبوں سے ہو بیاں عظمتِ شیخ الاسلام
حق تعالیٰ نے طفیلِ نبوی میں ہم کو ۔۔۔ دورِ حاضر میں دی نعمتِ شیخ الاسلام
تربیت امتِ مرحوم کی فرماتے ہیں ۔۔۔ بالیقیں ہم پہ ہے یہ منتِ شیخ الاسلام
ظلمتِ دہر میں وہ نورِ ہدیٰ ہیں واللہ ۔۔۔ فیضِ سرکارِ جہاں طلعتِ شیخ الاسلام
دل کے امراض و علاج آپ نے بتلائے ہیں ۔۔۔ کچھ عجب رنگ کی ہے رنگتِ شیخ الاسلام
غوثِ اعظم کی مجالس کا نظارا دیکھو ۔۔۔ ہے اُسی طرز کی تربیتِ شیخ الاسلام
بات کرتے ہیں تو یوں لب سے نکلتے ہیں پھول ۔۔۔ گلستاں ہے کہ لبِ رحمتِ شیخ الاسلام
اک طرف نور سے معمور لیالی رمضان ۔۔۔ اک طرف، شکرِ خدا صحبتِ شیخ الاسلام
مال و دولت کی نہیں ہے حرص و ہوس مجھ کو ۔۔۔ کاش مل جائے مجھے قربتِ شیخ الاسلام
جامۂ شعر میں اک شکر کا نذرانۂ لطیفؔ ۔۔۔ با ادب پیش ہے در خدمتِ شیخ الاسلام

طاهر أشيخي حبرا نبيلا	منا اليكم شكرا جزيلا	القيت درسا فخما جليلا
يروی غليلا يشفي عليلا	نحو الاله حقا دليلا	فهما عميقا لفظا جميلا
امراضَ قلبٍ بصّرت جيلا	احرزتم عن قالوا وقيلا	اعطاک رب عمرا طويلا
انظر لطيفا عبدا ذليلا		

طالبانِ دعا: حافظ محمد لطیف الحسن و حافظ محمد شاہد الحسن

فرزندانِ علامہ مولانا حافظ محمد مستان شریف نوری (فارغینِ جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن)

آپ کے فقہی مسائل

برادری سسٹم — حقِ شفعہ

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

سوال: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں برادری سسٹم کی حقیقت کے بارے میں رہنمائی فرمادیں۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو زندگی کے کسی شعبہ میں رہنمائی حاصل کرنے کے لئے غیروں کا محتاج نہیں رکھا۔ روح وجسم کی تمام ضرورتیں پوری کی ہیں۔ معاش ومعاد کے تمام مسائل کا شافی حل بتادیا ہے۔ ذہنوں میں اٹھنے والے وسوسوں اور دماغوں میں پیدا ہونے والی الجھنوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کردیا ہے۔ اب یہ امت پر منحصر ہے کہ وہ اس خزینہ علم و حکمت سے کہاں تک فیض یاب ہونے کی سنجیدہ کوشش کرتی ہے۔ البتہ ایک بات طے ہے کہ انسانیت کا مستقبل دینِ اسلام سے وابستہ ہے۔ تہذیبِ حاضر نے مادی ترقی کے عوض انسان سے جو کچھ لیا ہے، اس سے انسان کو جو ذہنی انتشار، نفاق، کھچاؤ، ظلم و بربریت اور سیاسی و اقتصادی غلامی نصیب ہوئی ہے، وہ بڑی بھاری قیمت ہے جو انسان نے ادا کی ہے۔ نئی سائنسی ترقی سے مخلوقِ خدا کو جو فوائد و برکات حاصل ہوسکتی تھیں وہ کم اور اس کی مکمل تباہی کا جو سامان مہیا کردیا گیا ہے اس کی ہلاکت آفرینی کا خوف زیادہ ہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں

قرآن کریم میں برادری سسٹم کے بارے میں جامع ہدایایت دی گئیں ہیں۔ اس کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے بگاڑ کے اسباب ونتائج سے بھی پردہ اٹھایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الحجرات، ۴۹: ۱۳)

’’اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد اور عورت سے پیدا فرمایا اور ہم نے تمہیں (بڑی بڑی) قوموں اور قبیلوں میں (تقسیم) کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہو، بے شک اللہ خوب جاننے والا خوب خبر رکھنے والا ہے۔‘‘

اس آیتِ کریمہ میں ایک بڑی اور عالمگیر گمراہی کی اصلاح کی گئی ہے جس سے دنیا میں ہمیشہ گمراہی پھیلی ہے اور جس سے ظلم و زیادتی کی جڑیں مضبوط ہوئی ہیں۔ یعنی نسلی، قومی، وطنی، لسانی اور رنگ کا تعصب قدیم زمانے سے موجود ہے۔ انسانوں نے انسانیت کو چھوڑ کر اپنے اردگرد کچھ دائرے کھینچے ہیں جن کے اندر بسنے والوں کو اس نے اپنا اور باہر والوں کو بیگانہ سمجھا ہے۔ یہ دائرے کسی عقلی یا اخلاقی بنیاد پر نہیں بلکہ اتفاقیہ پیدائش کی بنیاد پر کھینچے گئے ہیں۔ مثلاً: ایک قبیلے یا خاندان میں پیدا ہونا، کسی خاص خطہ زمین پر پیدا ہونا، کوئی خاص زبان بولنا، کسی خاص رنگ ونسل سے متعلق ہونا وغیرہ۔ پھر ان بنیادوں پر اپنے اور غیر کی جو تمیز قائم کی گئی،

اس تمیز نے دوسروں سے نفرت، عداوت، تحقیر و تذلیل اور ظلم و ستم کی بدترین صورتیں اختیار کیں۔ اس کے لئے فلسفے گھڑے گئے، مذہب ایجاد ہوئے، قوانین بنائے گئے، اخلاقی اصول وضع کئے گئے، قوموں اور سلطنتوں کی اس پر بنیاد رکھی گئی۔ صدیوں تک اس پر عمل ہوا اور ہو رہا ہے۔

چنانچہ یہودیوں نے اسی بناء پر بنی اسرائیل کو خدا کی برگزیدہ مخلوق ٹھہرایا اور مذہبی معاملات تک میں دوسری قوموں کو اپنی قوم سے فروتر رکھا۔ ہندوؤں کے ہاں درم آشرم کو اسی خیال نے جنم دیا۔ جس کی رو سے برہمنوں کو باقی قوموں پر برتری حاصل ہوئی۔ اونچی ذات والوں کے مقابلہ میں تمام انسان پیچ اور ناپاک ٹھہرائے گئے۔ شودروں کو انتہائی ذلت کے گڑھے میں پھینک دیا گیا۔ کالے اور گورے کی تمیز نے افریقہ اور امریکہ میں سیاہ فام لوگوں پر جو مظالم ڈھائے ہیں، ان کو تاریخ کے اوراق میں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ آج ہر شخص ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔

یورپ والوں نے امریکہ میں ریڈ انڈین نسل کے لوگوں سے جو سلوک کیا اور ایشیا و افریقہ کے اکثر ممالک پر تسلط قائم کرکے ان پر جو مظالم ڈھائے اور جس طرح ان کے مادی وسائل کا استحصال کیا اور سامراج کا چھوٹی قوموں سے جو ظالمانہ برتاؤ ہمیشہ رہا ہے، اس سے کون واقف نہیں؟ فلسطینی مسلمانوں پر اور ہندوستان میں اقلیتوں پر جو مشق ستم جاری ہے، اس سب میں ایک ہی سبب کارفرما ہے کہ اپنی قوم کے سوا سب کا مال، جان اور عزت مباح ہے، جیسے چاہو پامال کرو۔ اپنی قوم کے سوا سب کو غلام بنالو۔ ضرورت محسوس ہو تو نیست و نابود کردو۔ مغربی دنیا میں دو عظیم جنگیں ہوچکی ہیں۔ ان کے پیچھے بھی نسلی برتری کا یہی تصور موجود تھا۔

ان حقائق کو نظر میں رکھ کر اگر اس آیت کریمہ پر غور کیا جائے تو انسان بآسانی اندازہ لگا سکتا ہے کہ وہ کتنی اور عظیم گمراہی ہے جس کی اصلاح کے لئے قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں تین نہایت اہم اصولی باتیں بیان فرمائی گئی ہیں:

۱۔ اول: ہم نے تمام انسانوں کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ ان تمام قوموں اور نسلوں کی ابتداء صرف ایک آدم اور حواء (علیہما السلام) سے ہوئی ہے۔ اس تمام سلسلہ میں کوئی بنیاد اس اونچ نیچ کے لئے نہیں جس میں لوگ مبتلا ہیں۔ ایک خدا پیدا کرنے والا، ایک مادہ منویہ سے سب کی پیدائش اور ایک طریقہ تخلیق کے ماتحت تمام انسان پیدا کئے گئے۔

۲۔ دوم: اپنی اصل کے اعتبار سے ایک ہونے کے باوجود قوموں اور قبیلوں میں تقسیم ہوجانا فطری امر تھا۔ ظاہر ہے کہ پورے روئے زمین کے انسانوں کا ایک ہی خاندان یا ایک ہی علاقہ یا ایک جیسا رنگ یا ایک ہی زبان تو نہ ہونی تھی۔ نسل بڑھنے کے ساتھ ناگزیر تھا کہ خاندان بڑھیں، مختلف علاقوں میں آباد ہوں، خاندانوں سے قومیں بنیں اور کسبِ معاش کے لئے مختلف پیشے اختیار کریں اور تمدن کی بنیاد رکھیں۔ ان فطری اختلافات کو تو ظاہر ہونا ہی تھا، اس میں کوئی خرابی نہ تھی بلکہ ان سے قوموں میں اور انسانوں کے مختلف طبقات میں تعارف پیدا ہوا جو ناگزیر تھا مگر اس فطری فرق و امتیاز کا ہرگز منشا یہ نہ تھا کہ اس امتیاز پر انسانوں میں اونچ نیچ، شریف کمین، برتر اور کمتر اور چھوٹے بڑے کے امتیازات قائم کئے جائیں۔ ایک نسل دوسری نسل پر اپنی فضیلت جتائے۔ ایک رنگ کے لوگ دوسرے رنگ کے لوگوں کی تحقیر کریں اور ایک قوم دوسری قوم پر اپنا تفوق جمائے اور انسانی حقوق میں ایک گروہ کو دوسرے پر ترجیح حاصل ہو۔ خالق نے مختلف اقوام اس لئے بنائیں کہ باہمی تعارف و تعاون ہو، ایک دوسرے سے محبت و مودت ہو اور لوگ ایک دوسرے کے معاون و مددگار ہوں۔

۳۔ سوم: کسی قوم اور برادری میں پیدا ہونا کسی کی بزرگی یا سعادت کی بنیاد نہیں بلکہ بزرگی و شرافت کی اصل بنیاد اخلاقی فضیلت ہے۔ کسی شخص کا کسی قوم میں پیدا ہونا اس کے لئے اتفاقی امر ہے۔ اس کا اپنا اس میں کوئی اختیار نہیں۔ لہذا شرف و بزرگی کا اصل سبب قوم و قبیلہ سے متعلق ہونا نہیں بلکہ اس کی ذاتی اخلاقی خوبیاں ہیں۔ جو شخص خدا سے زیادہ ڈرتا ہے، اس کے

احکام کا پابند ہے، اس کی رضا کا متلاشی ہے، وہ عظیم ہے، شریف ہے، بزرگ ہے اور قابلِ تکریم وتعظیم ہے اور جو شخص خدا کا باغی ہے، رسول ﷺ کا گستاخ ہے، وہ ذلیل، پنچ اور حقیر ہے۔

ارشاداتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں

یہی حقائق جو قرآن مجید کی مذکورہ آیت میں بیان فرمائے گئے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو مختلف خطبات میں مختلف مواقع پر تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر فرمایا:

الحمدللہ الذی اذهب عنكم عيبة الجاهلية وتكبرها. ياايهاالناس، الناس رجلان: برتقي كريم على الله وفاجر شقي هين على الله، الناس كلهم بنو آدم وخلق الله آدم من تراب. (ترمذی، بیہقی فی شعب الایمان)

''شکر ہے اس خدا کا جس نے تم سے جاہلیت کا عیب اور غرور دور فرمایا۔ لوگو! تمام انسان صرف دو قسم کے ہیں: ایک نیک، پرہیزگار، اللہ کی نگاہ میں عزت والا۔ دوسرا فاجر و بدبخت جو اللہ کی نگاہ میں ذلیل ہوتا ہے۔ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم کو اللہ نے مٹی سے بنایا۔''

حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

يا ايها الناس الا ان ربكم واحد لا فضل لعربى على عجمى ولا لعجمى على عربى ولا لاسود على احمر ولا لاحمر على اسود الا بالتقوىٰ ان اكرمكم عندالله اتقكم الا هل بلغت؟ قالوا بلى يارسول الله قال فليبلغ الشاهد الغائب. (بیہقی)

''لوگو! سن لو، تمہارا خدا ایک ہے، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو سرخ اور کسی سرخ کو کالے پر تقویٰ کے سوا کوئی فضیلت نہیں۔ بے شک تم میں اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ سنو! کیا میں نے تمہیں بات پہنچادی؟ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہاں! فرمایا تو جو آدمی یہاں موجود ہے وہ ان لوگوں تک یہ بات پہنچادے جو موجود نہیں۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

ان الله لا ينظر الى صوركم واموالكم ولكن ينظر الى قلوبكم واعمالكم. (مسلم، ابن ماجہ)

''بے شک اللہ تمہاری صورتیں اور تمہارے مال نہیں دیکھتا، بلکہ تمہارے دل اور تمہارے عمل دیکھتا ہے۔''

یہ تعلیمات صرف الفاظ کی حد تک ہی محدود نہیں بلکہ اسلام نے ان کے مطابق اہلِ ایمان کی ایک عالمگیر برادری عملاً قائم کرکے دکھادی ہے۔ جس میں رنگ، نسل، زبان، وطن اور قومیت کی کوئی تمیز نہیں، جس میں چھوت چھات اور تفریق و تعصب کا کوئی تصور موجود نہیں، جس میں شریک ہونے والے تمام انسان خواہ وہ کسی قوم، نسل، وطن، رنگ اور زبان سے تعلق رکھنے والے ہوں، بالکل مساویانہ حقوق کے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں اور ہوئے ہیں۔ اسلام کے مخالفین تک کو یہ تسلیم کرنا پڑا ہے کہ انسانی مساوات اور وحدت کے اصولوں کو جس طرح کامیابی کے ساتھ مسلم معاشرے میں عملی صورت دی گئی ہے، اس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی ملک، کسی دین اور کسی نظام میں کہیں نہیں پائی گئی۔ صرف اسلام ہی وہ دین ہے جس نے دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے مختلف قبیلوں اور قوموں کو ملاکر ایک امت بنادیا ہے۔

اس سلسلہ میں اسلامی نظام معاشرت میں بیاہ شادی کے وقت کفو کا حکم دیا گیا ہے، اس سے بعض لوگوں کو یہ وہم ہوتا ہے کہ اسلام میں بعض قوم قبیلے شریف اور کچھ رذیل ہوتے ہیں حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اسلام میں ایک مسلمان عورت کا نکاح ہر مسلمان سے ان شرائط کے ساتھ ہوسکتا ہے جو شریعت میں بیان کردی گئیں ہیں۔ اس میں کہیں بھی ایسا کوئی حکم نہیں، جس سے ایک قوم کے مرد کا نکاح دوسری قوم کی عورت سے مخصوص قومی اختلاف کی وجہ سے ناجائز ہوجائے۔ البتہ میاں بیوی میں عمر، تعلیم، شکل و شباہت، سماجی و معاشی مناسبت وغیرہ کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جس کے بغیر ظاہر ہے کہ زوجین میں اتفاق اور نبھا مشکل ہوتا ہے۔ اس مناسبت کا خیال رکھنا ہرگز ذات پات کے وہ بندھن نہیں، جن میں مذکورہ بالا خرابیوں کی

بھرمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی بھائی چارہ مضبوط کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

سوال: حق شفعہ کیا ہے؟ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں آگاہ فرمائیں۔

شریعتِ اسلامیہ میں یہ قانون ہے کہ جب کوئی شخص زمین، مکان، دکان یا کوئی اور غیر منقولہ جائیداد بیچنا چاہے تو پڑوسی کو بتائے۔ اگر وہ خریدنا چاہے تو دوسروں کی بہ نسبت وہ زیادہ حقدار ہے۔ اخلاقاً بھی قانوناً بھی اور لازم ہے کہ اسی کے ہاتھ مارکیٹ ریٹ پر بیچے۔ اگر پڑوسی نہ خریدنا چاہے تو جہاں چاہے بیچ سکتا ہے، شرعاً آزاد ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے ہمسائے کو بتائے بغیر اپنی زمین کسی تیسرے شخص کے ہاتھ فروخت کر دے تو وہ اپنا حقِ شفعہ استعمال کرکے بذریعہ پنچائت یا عدالت قانوناً یہ سودا منسوخ کروا کر خود اسی قیمت پر خرید سکتا ہے جو مارکیٹ ریٹ سے بنتی ہے تاکہ کسی فریق پر زیادتی بھی نہ ہو اور حقدار کو اس کا حق بھی مل جائے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

قضی النبی ﷺ بالشفعة فی کل مالم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة.

’’حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر غیر منقولہ غیر منقسم جائیداد میں حق شفعہ کا فیصلہ دیا۔ جب حد بندی ہوجائے اور راستے بدل جائیں تو پھر کوئی شفعہ نہیں۔‘‘ (صحیح بخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قضی رسول الله ﷺ بالشفعة فی کل شرکة لم تقسم ربعة او حائطا لا یحل له ان یبیع حتی یوذن شریکه فان شآء اخذ و ان شاء ترک فاذا باع ولم یوذنه فهو احق به. (الصحیح لمسلم)

’’رسول اللہ ﷺ نے ہر شریک چیز میں حقِ شفعہ مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی۔ گھر ہو یا باغ کسی کو جائز نہیں کہ جب تک اپنے پڑوسی کو (جس کی حد اس جائیداد سے ملتی ہے) بتائے بغیر بیچ دے۔ پڑوسی چاہے تو لے، چاہے تو چھوڑ دے۔ جب مالک نے پڑوسی کو بتائے بغیر وہ (جائیداد) بیچ دی تو پڑوسی بہ نسبت کسی تیسرے شخص کے زیادہ حقدار ہے۔‘‘

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

الجار احق بسقبه. (صحیح بخاری)

’’پڑوسی اپنی قربت کی وجہ سے زیادہ حقدار ہے۔‘‘

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الجار احق بشفعته ینتظر لها وان کان غائبا.

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

’’پڑوسی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے اگر موجود نہیں تو اس کا انتظار کیا جائے گا۔‘‘

فقہائے اسلام فرماتے ہیں:

۱۔ ’’جب شفعہ کرنے والے کو سودے کا پتہ چلے تو اسے فوراً اسی وقت شفعہ کا مطالبہ کردینا چاہیے۔‘‘ (فتاویٰ عالمگیری، ۵:۱۷۲)

۲۔ ’’اگر شفعہ کرنے والے نے کسی بیماری یا قید یا کسی اور عذر کی بنا پر جھگڑا نہیں اٹھایا اور نہ کسی کو وکیل بنانا ممکن تھا تو اس کا شفعہ باطل نہیں ہوگا۔‘‘ (فتاویٰ عالمگیری، ۵:۱۷۳)

۳۔ ہدایہ میں ہے: ’’طلب شفعہ میں تاخیر ہوجائے تو حقِ شفعہ باطل نہیں ہوجاتا۔‘‘ (ہدایہ،۴: ۳۹۴)

یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ کا مذہب ہے۔

۴۔ ’’اگر شفعہ کرنے والا اور خریدنے والا قیمت میں اختلاف کریں تو بات خریدنے والے کی مانی جائے گی کیونکہ شفعہ کرنے والا کم قیمت پر مکان کا حقدار ہونے کا دعویدار ہے اور خریدنے والا انکار کرتا ہے اور انکار کرنے والے کی بات قسم کے ساتھ مانی جاتی ہے۔ دونوں کو قسم نہیں دی جائے گی۔‘‘

(ہدایہ،۴: ۳۹۷)

۵۔ اگر کسی نے غیر منقولہ جائیداد یعنی زمین، زمین کے بدلے بیچی تو حق شفعہ والا ان دونوں میں سے ہر ایک دوسری زمین کی قیمت سے لے سکتا ہے کیونکہ ہر زمین دوسرے کا بدل ہے اور قیمتی چیز ہے۔ پس ایک کو دوسری کی قیمت پر لے سکتا ہے۔‘‘ (ہدایہ،۴: ۳۹۹)

❁❁❁❁❁

محبوبِ بارگاہِ غوث الاعظمؓ

حضور پیر سیدنا طاہر علاؤ الدین القادری الگیلانی البغدادیؒ

آپ کا سلسلہ 12 واسطوں کے بعد حضور سیدنا غوث اعظمؓ سے اور 28 واسطوں کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ سے جا ملتا ہے

یومِ وصال (۲۳ ذوی القعدہ) کی مناسبت سے خصوصی تحریر

محمد شہزاد رسول قادری

قدوۃ الاولیاء سید السادات شیخ المشائخ قطب العالم حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز کی ولادت باسعادت ۱۸ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ کو عراق کے دارالحکومت اور انوار و تجلیات غوثِ صمدانی کے مرکز بغداد میں ہوئی۔ جس گھر میں آپ پیدا ہوئے وہی ''حرم دیوان خانہ قادریہ'' ہے۔

حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین حسنی اور حسینی سید تھے۔ آپ کا سلسلہ ۱۶ واسطوں کے بعد حضور سیدنا غوث اعظمؓ سے اور ۲۸ واسطوں کے بعد حضور اکرم ﷺ سے جاملتا ہے جبکہ آپ کا سلسلہ طریقت ۱۹ واسطوں کے بعد سیدنا غوث الاعظمؓ تک اور ۳۵ واسطوں کے بعد سید دو عالم حضور نبی اکرم ﷺ سے جاملتا ہے۔

آپ کی دینی تعلیم مسجد سید سلطان میں مکمل ہوئی۔ یہ مسجد بغداد میں شاہراہ الرشید پر دریائے دجلہ کے کنارے واقع ہے۔ آپ کے اساتذہ گرامی میں ملا سید اسد آفندیؒ، مفتی قاسم النقشیؒ اور شیخ خلیل الراویؒ شامل ہیں۔ مدرسہ دربار غوثیہ میں آپ نے مفتی اعظم عراقؒ سے بھی تفسیر، حدیث اور فقہ میں کسبِ علم کیا۔ ان کے علاوہ مختلف علم و فنون میں متعدد و دیگر اساتذہ بھی آپ کے اتالیق رہے۔

آپ نے سب سے پہلے روحانی تعلیم و تربیت اپنے والد گرامی حضرت سیدنا شیخ محمود حسام الدین الگیلانیؒ سے حاصل کی اور انہی کے دستِ حق پرست پر بیعت کی۔ وہ دربار غوثیہ کے متولی، نقیب الاشراف اور خاندان گیلانیہ کی اپنے عہد کی سب سے عظیم شخصیت تھے۔ انہیں ان کے والد بزرگوار قطب الاقطاب حضرت سیدنا شیخ عبدالرحمٰن النقیبؒ نے اپنی زندگی میں ہی نقیب الاشراف کی اہم ذمہ داری سے سرفراز کردیا تھا۔ یہی وہ ہستی ہیں جنہیں جسے حضور سیدنا غوث اعظمؓ نے روحانی طور پر براہِ راست اپنی خلافت سے نوازا تھا اور اس عہد کے بیشتر اولیاء کرام نے اس امر کی تصدیق کی تھی۔ پورا عالمِ اسلام ان کی علمی و روحانی اور سیاسی بصیرت کا معترف تھا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے فرزند ارجمند کی خصوصی تربیت کی اور خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ اپنے والد گرامی کے علاوہ بھی آپ نے بغداد شریف کے کئی مشائخ سے اکتسابِ فیض کیا۔

نقیب الاشراف کا منصبِ جلیلہ

آپ کا تعلق جس خانوادہ گیلانیہ کی شاخ سے ہے۔ حضور غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کے وصال سے لے کر اب تک دربار غوثیہ کی تولیت اور اوقاف کی نگرانی کے ساتھ ساتھ منصبِ نقابت کا شرف حاصل رہا ہے۔ اس خاندان کا جو فردِ فرید اس ذمہ داری پر فائز کیا جاتا ہے، اسے نقیب الاشراف کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ نقیب الاشراف کی اولاد نرینہ کے نام کے ساتھ اسی مناسبت اور شرف کی وجہ سے نقیب زادہ کے لقب کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو حضرات نقیب الاشراف کی اولاد سے نہیں ہوتے، وہ اپنے نام کے ساتھ صرف الگیلانی کا لفظ شامل رکھتے ہیں۔

نقیب الاشراف کی ذمہ داریوں میں دربار کے جملہ انتظامی معاملات اوقاف کی دیکھ بھال، زائرین کی خبر گیری اور فقراء و مساکین میں وظائف کی تقسیم جیسے اہم امور شامل ہیں۔ اہلِ عراق کسی بادشاہ کے سامنے اپنی گردن جھکاتے ہیں اور نہ کسی صاحب اقتدار و حکومت کے رعب اور دبدبے کو تسلیم کرتے ہیں جتنا کہ وہ نقیب الاشراف کے اثر اور روحانی اقتدار و حکومت کو مانتے ہیں۔ خاندانِ گیلانیہ کے علماء، صلحاء، متقین، سیاستدانوں اور جرنیلوں کی مقبولیت اور اہلِ عراق پر ان کا غلبہ و اثر ہمیشہ عراق کے حکمرانوں کے لیے باعث رشک رہا ہے۔ خاندانِ گیلانیہ کے روحانی و سیاسی اثر و رسوخ سے بارہا حکمرانوں کو پریشانیوں کا سامنا بھی کرنا پڑا ہے۔ ضرورت پڑنے پر اس خاندان کے مدبر اور سیاست دان حضرات نے اہلِ عراق کے سیاسی حقوق کے لیے جدوجہد اور قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا اور جب ضرورت محسوس ہوئی تو اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز ہوکر بھی مخلوقِ خدا اور دین محمدی ﷺ کی خدمت کرتے رہے۔

بچپن کی ریاضت اور نسبتِ غوثیت میں استغراق

عظیم شخصیات کا بچپن ہو یا لڑکپن بالعموم غیر معمولی ہوا کرتا ہے۔ لیکن جس شخصیت کی تربیت خانوادۂ غوث الاعظم کی نگرانی میں ہورہی ہو اور اسے بعد ازاں فیوضاتِ روحانی کا امین اور قسیم بھی بنایا جانا ہو تو صاف ظاہر ہے اس کا بچپن اور بھی قابلِ رشک ہوگا۔ حضور قدوۃ الاولیاء بچپن سے حصولِ علم کے ساتھ ساتھ ذکر و فکر اور عبادت و ریاضت میں اپنے قابلِ فخر اسلاف کا نمونہ رہے۔

آپ کے اس مبارک وصف کی گواہی برصغیر پاک و ہند کی مشہور علمی و روحانی اور سیاسی شخصیت مولانا عبدالقدیر بدایونی اپنے ذاتی مشاہدے کی بناء پر دیتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

''ہم جب 1943ء میں متحدہ ہندوستان سے ایک وفد کی شکل میں بغداد شریف حضور سیدنا غوث الاعظمؓ کے مزار مبارک پر حاضری کے لیے گئے۔ اثنائے زیارت و حاضری ہم نے دیکھا کہ ایک دس گیارہ سالہ معصوم اور نوخیز شہزادہ مزار پاک کے پاس چہرہ مبارک کی طرف نماز عشاء کے بعد کھڑا ہوا اور ساری رات اسی حالت میں کھڑا مناجات کرتا رہا حتی کہ فجر کا وقت ہوگیا۔ ہم اس نوخیز اور معصوم بچے کی یہ استقامت اور مجاہدانہ رنگ دیکھ کر لرزہ براندام ہوگئے کہ آخر یہ بچہ ہے کون؟ پوچھنے پر خدام نے بتایا کہ یہ نقیب الاشراف سیدنا محمود حسام الدین الگیلانیؒ کے چھوٹے صاحبزادے ''سیدنا طاہر علاؤالدین'' ہیں۔ مولانا عبدالقادر بدایونی فرماتے ہیں کہ ہم دس پندرہ روز مزار غوث الاعظمؓ پر حاضری کے لیے بغداد شریف رکے رہے، ہر رات جب بھی مزارِ اقدس پر حاضری ہوتی رہی، ہم یہی نظارہ کرتے رہے۔ آپ روزانہ پورے عزم و استقامت کے ساتھ چہرہ مبارک کی طرف محوِ ریاضت رہے۔

یہ معمول جہاں بچپن میں آپ کی غیر معمولی استقامت اور ریاضت کی دلیل ہے وہاں نسبتِ غوثیت مآبؓ میں حد درجہ استغراق اور فنائیت کی علامت بھی ہے۔ بچپن میں سیدنا غوث الاعظمؓ کی یہ کرم نوازیاں ہی تو تھیں جنہوں نے عین شباب میں آپ کے سیرت و کردار میں پہاڑوں جیسی صلابت اور سمندروں جیسا ظرف عطا کر رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ولایت کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز تھے اور اسی سبب بیعت کے بعد آپ ہر مرید کو ارشاد فرماتے: ''اب تم غوث پاک کا مرید ہوگیا ہے۔''

زاہد شب زندہ دار

سلف صالحین عرفاء و متقین کے معمولات میں قیام اللیل ایک اہم معمول رہا ہے۔ قرب کی وہ منزلیں جن سے گزر کر بندہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پاؤں حتی کہ اس کی رضا کا پیکر بن جاتا ہے، دراصل رات کی خاموش تاریکیوں میں ہی طے ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دور کے متلاشیانِ حق نے قیام اللیل میں مداومت کو اپنے اوپر فرض کیے رکھا۔ امام شعرانیؒ نے تو یہاں تک فرمایا کہ:

''جو شخص فقر کا دعویٰ کرے اور رات نیند کے غلبے میں بسر کردے، اسے طریقت سے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ علامہ محمد اقبالؒ نے اسی لیے بجا طور پر فرمایا:

عطار ہو رومی ہو رازی ہو غزالی ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانیؒ بھی زاہد شب زندہ دار تھے۔ قائد تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اپنی زبانی بیان کرتے ہیں کہ:

’’میں جب بھی حضور پیر صاحب کے ہاں حاضر ہوتا اور رات قیام کا موقع ملتا تو ہمیشہ رات کو جاگ کر گزارتا۔ آپ کے معمولات دیکھتا رہتا۔ چھپ کر خاموشی کے ساتھ اس کمرے پر نظریں جمائے رکھتا جہاں آپ نوافل وغیرہ ادا فرماتے۔ آپ کا حجرہ مبارک برآمدے کے ساتھ تھا جس میں سرخ یا سبز رنگ کا زیرو واٹ بلب روشن ہوتا۔ حضور پیر صاحبؒ کمرے میں تنہا ہوتے تھے اور اس جالی دار کھڑکی میں سے میں نے ہمیشہ آپ کو قیام و مناجات میں دیکھا اور آپ کی ہر رات اللہ تعالیٰ کی عبادت و ریاضت میں گزرتی اور میری رات آپ کے شب زندہ داری کی کیفیت کو دیکھتے دیکھتے گزر جاتی۔

شانِ استغناء اور بے نیازی

استغناء اور بے نیازی اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور جو بندہ اللہ کے رنگ میں رنگا ہوا ہوتا ہے وہ صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن جاتا ہے اس لیے استغنا اور بے نیازی بھی اولیاء اللہ کا لازمی وصف ہوا کرتا ہے۔ یہی وصف انہیں مخلوق سے ملنے والے نفع ونقصان سے بے نیاز کردیتا ہے۔ وہ صرف ایک اللہ وحدہ لاشریک کا بندہ ہوتا ہے اور تمام حاجات، امیدیں اور تمنائیں اسی سے وابستہ رکھتا ہے۔ توحید کی روح بھی یہی ہے کہ بندہ صرف معبودِ حقیقی کے در پر سجدہ ریز رہے اور ماسوا کو کبھی خاطر میں نہ لائے۔ تعلیماتِ تصوف وطریقت میں ’’استغنائے نفس‘‘ کی اہمیت سے تشنگانِ علم ومعرفت کو روشناس کرایا جاتا ہے۔ اسلاف میں اس کی مثالیں کثرت سے دستیاب ہیں لیکن فی زمانہ یہ جوہر کمیاب ہے۔ بالخصوص آج کے مادیت زدہ ماحول میں تو ’’روحانیت‘‘ بھی الا ماشاء اللہ مادیت کے حصول کا ایک ذریعہ بن چکی ہے۔

تصوف و روحانیت کے نام پر بے شمار نام نہاد ’’روحانی شخصیات‘‘ عوام الناس کو لوٹتی نظر آتی ہیں۔ اس تناظر میں حضور پیر صاحبؒ کی سیرت بالکل منفرد تھی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے وہ شان بے نیازی دے رکھی تھی کہ شاہانِ وقت خود چل کر آپ کی بارگاہ میں جاتے اور اپنی خدمات پیش کرتے لیکن آپ نے کبھی کسی کے سامنے اپنی کوئی حاجت اور آرزو نہ رکھی۔ بلکہ یہ عام مشاہدے کی بات ہے کہ صدر ایوب اور صدر ضیاء الحق مرحوم جیسے مطلق العنان حکمران تو عام حاضرین کی طرح آپ کی دست بوسی کو سعادت سمجھتے تھے۔ آپ چاہتے تو ایک اشارے سے اپنے لیے بہت کچھ حاصل کرسکتے تھے مگر حاصل کرنا تو دور کی بات آپ کے قلب و ذہن میں بھی دنیاوی فوائد کے حصول کی کوئی خواہش کبھی پیدا نہ ہوئی۔ پاکستان کے سابق صدر ایوب خان نے ایک مرتبہ آپ کی مالی خدمت کرنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

’’جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنا بند ہوجائے گا تو آپ سے لے لیں گے‘‘۔ بقول اقبال ؎

خدا کے پاک بندوں کو حکومت میں غلامی میں
زِرہ کوئی اگر محفوظ رکھتی ہے تو استغناء

یہ شانِ استغناء آپ کو اپنے غیور اسلاف کی طرف سے ورثے میں ملی تھی۔ اللہ والوں کی یہی پہچان ہے کہ ان کے دروازے پر بادشاہ آئے یا غریب، وہ دونوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ نہ شاہوں سے اپنے لیے کچھ طلب کرتے ہیں اور نہ ان کے قصرِ سلطنت کو اپنی آرزوؤں کا مسکن بننے دیتے ہیں۔ نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معاصر خانوادوں میں سے کئی ایک سجادہ نشین حضرات کی ’’خدمتِ اسلام‘‘ کا دائرہ کار اب مروجہ سیاست کے ذریعے ایوان ہائے اقتدار کے طواف تک محدود ہوکر رہ گیا ہے۔ حالانکہ فقر و درویشی کی دنیا میں امارت اور حکومت کی طلب تو کجا قربت بھی پسندیدہ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی لیے فرمایا:

بئس الفقير على باب الامير.

’’بُرا ہے وہ درویش جو شاہوں کے دروازوں پر نظر آئے۔‘‘

بارگاہِ غوثیت میں محبوبیت اور قرب کا مقام

حضور قدوۃ الاولیاء کو قدرت کے عطا کردہ اعلیٰ محاسن،

خاندانی سیادت اور بالخصوص حضور سیدنا غوث الاعظمؓ کے ساتھ نسبی اور روحانی تعلق نے جملہ معاصر اولیاء اللہ کے لیے مقتداء و پیشوا تو بنایا ہی تھا لیکن خود حضور غوث الاعظمؓ کی بارگاہ میں آپ قرب اور محبوبیت کے مقام رفیع پر فائز تھے۔ اس کی زندہ شہادت تو یہی ہے کہ آپ کے توسط سے اللہ تعالیٰ نے عصرِ حاضر میں سلسلہ قادریہ کا فیضان مشرق و مغرب میں پھیلایا۔ بلاشبہ حضور غوث پاکؓ کو اپنے اس فرزند جلیل پر فخر بھی ہے اور ناز بھی۔ کیونکہ آپ اپنے دور میں سیدنا غوث الاعظمؓ کی ولایت اور قطبیت کے مظہر تھے۔

مشفق و مہربان

حضور قدوۃ الاولیاءؒ ہر ایک کے لیے نہایت مشفق و مہربان تھے۔ جب بھی آپ کی خدمت میں حاضری کی سعادت ملتی، ایک نیا کیف و سرور نصیب ہوتا، ایک آسودگی اور طمانیت عطا ہوتی اور زندگی کی شاہراہ پر ایک نئے ولولے سے آگے بڑھنے کا حوصلہ ملتا۔ دور دراز سے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر آنے والے زائرین سے جب آپ ہنستے مسکراتے چہرے کے ساتھ خیر خیریت پوچھتے اور انہیں خوش آمدید کہتے تو ان کی ساری تھکاوٹ اسی پیار بھرے لہجے سے اتر جاتی۔ ان کے اس محبت آمیز لہجے میں ماں سے بڑھ کر غمگساری ہوتی اور شفقتِ پدری سے زیادہ ہمدردی۔ جب کوئی تلخی ایام کے ہاتھوں دل گرفتہ ہوکر آپؒ کے ہاں شرف باریابی پاتا تو آپ حرفِ مدعا زبان پر لانے سے پہلے ہی اتنی شفقتیں نچھاور فرمادیتے کہ سارے غم وہیں غلط ہوجاتے۔ آپ کے مرید بامراد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری آپ کی شفقتوں کا یوں تذکرہ کرتے ہیں:

''میں جب بھی دعوتی، تنظیمی اور تحریکی سرگرمیوں کی کثرت اور تسلسل سے تھکا ہارا آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا یا بعض اوقات اپنوں کی مہربانیوں اور پرایوں کی سازشوں سے کبیدہ خاطر ہوجاتا تو آپ کی زیارت اور شرف ملاقات ہی میرے لیے مژدۂ جانفزا ہوتی۔ آپ پاس بٹھا کر میٹھی میٹھی باتیں کرتے جاتے اور کرم کی پھوار روح کی گہرائیوں میں اتر کر نوازتی جاتی۔ آپ کی وہی قربتیں میری زندگی کا سرمایہ، وہی محبتیں میرے دردوں کا مرہم اور وہی شفقتیں میری حیات کا ماحصل ہیں۔''

وصال مبارک

حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادیؒ کو حضور سیدنا غوث الاعظمؓ سے نسبی قربت کا منفرد اعزاز تو حاصل تھا ہی لیکن آپ نے اپنے حسنِ خلق، پاکیزہ سیرت، اتباعِ شریعت و طریقت، انوارِ معرفت و حقیقت اور برکات و کرامات کے باعث ایک جہان زندہ کردیا۔ نگاہِ مردِ مومن سے تقدیریں بدل جاتی ہیں اور اندر کے احوال تبدیل ہوجاتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے آپ کی گفتگو میں ایسی تاثیر رکھ دی تھی کہ حسنِ مقال کی تمام رعنائیاں پھول بن کر آپ کے لفظ لفظ میں کھل اٹھتیں اور جو تشنہ لب بھی آپ کے در پر آتا وہ معرفت کے آبِ خنک سے سیراب ہوکر اور اپنے دامنِ آرزو میں حکمت و دانش کے جواہر سمیٹ کر جاتا۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال کی دولت بھی وافر عطا فرمائی تھی چنانچہ اس ظاہری و باطنی جمال اور تقویٰ و طہارت کے کمال نے آپؒ کو عوام و خواص سب کے لیے نہایت اعلیٰ مرتبت بنادیا۔

۲۳ ذوی القعدہ بمطابق 7 جون 1991ء بروز جمعۃ المبارک صبح 9 بجے شہزادہ غوث الوریٰ جرمنی میں اس دار فانی سے رخصت ہوگئے۔ آپ کی نماز جنازہ پہلے کراچی میں نشتر پارک میں پڑھائی گئی، جس کی امامت کی سعادت آپ کے روحانی فرزند اور اسلام کے بطلِ جلیل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے حصے آئی اور بعد ازاں اسی شام لاہور میں منہاج القرآن پارک میں حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ نمازِ جنازہ نے پڑھائی۔ دونوں مقامات پر مخلوقِ خدا اور آپ کے عقیدت مندوں کا جم غفیر دیدنی تھا۔ آپ کو تحریک منہاج القرآن کے عظیم تربیتی مرکز ''جامع المنہاج'' ٹاؤن شپ (بغداد ٹاؤن) میں سپردِ مزار کیا گیا۔ جہاں ایک شاندار زیرِتعمیر دربار غوثیہ مرجعِ خلائق ہے۔ ❁❁❁❁❁

سانحہ ماڈل ٹاؤن کے 8 برس

8 سال کے بعد بھی غیر جانبدار تفتیش کا قانونی مطالبہ پورا نہیں ہوا

حصولِ انصاف کے لئے قانونی جدوجہد کا اجمالی جائزہ

نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ

17 جون 2014ء کا دن پاکستان کی تاریخ کا ایک سیاہ دن ہے، اس دن ریاستی ادارے پولیس نے حکومتِ وقت کی ایماء اور ہدایت پر ماڈل ٹاؤن میں بے گناہ اور نہتے شہریوں پر گولیوں کی بارش کی، جس کے نتیجے میں دو خواتین تنزیلہ امجد اور شازیہ مرتضیٰ سمیت 14 افراد کو شہید اور 100 کو زخمی کر دیا گیا۔ مورخہ 17 جون 2022ء کو شہداء سانحہ ماڈل ٹاؤن لاہور کی آٹھویں برسی ہے۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین اور شہداء کے لواحقین 8 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود ابھی تک انصاف سے محروم ہیں۔ یہ امر کسی سے بھی پوشیدہ نہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن ایک منصوبہ بندی کا شاخسانہ ہے جس کا مقصد حکومت کے ماورائے آئین و قانون طرزِ حکمرانی کیخلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جدوجہد کو روکنا تھا۔ یہ محض حادثہ نہیں تھا بلکہ منصوبہ بندی کا نتیجہ تھا۔ اگر یہ محض حادثہ ہوتا تو سانحہ کے فوری بعد قتل و غارت گری میں ملوث پولیس افسران کے خلاف سخت کارروائی ہوتی، انہیں بے گناہوں کی جانیں لینے پر برطرف کیا جاتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ سانحہ میں حصہ لینے والے تمام افسران اور اہلکاروں کو پرکشش عہدوں سے نوازا گیا، انہیں آؤٹ آف ٹرن ترقیاں دی گئیں، انہیں پسند کی تقرریاں دی گئیں، یہاں تک کہ پولیس کی مدعیت میں جھوٹی ایف آئی آر درج کر کے زخمی کارکنان اور مقتولین کے لواحقین کو گرفتار کر کے دنیا کی تاریخ میں ظلم و ناانصافی کی نئی مثال قائم کر دی۔

تادمِ تحریر اس سانحہ کے قانونی پہلوؤں کے حوالے سے قارئین کو زیرِ نظر صفحات پر آگاہ کیا جا رہا ہے:

☆ سانحہ ماڈل ٹاؤن استغاثہ کیس کا ٹرائل انسداد دہشت گردی عدالت لاہور میں زیر سماعت ہے۔ جبکہ سپریم کورٹ کے فلور پر سانحہ ماڈل ٹاؤن کی تفتیش کے لئے تشکیل پانے والی نئی JIT نے مورخہ 14 جنوری 2019ء سے لیکر 20 مارچ 2019ء تک سانحہ ماڈل ٹاؤن کے تمام زخمی افراد، چشم دید گواہان اور شہداء کے لواحقین کے بیانات قلمبند کر لیے تھے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین کی طرف سے بھی نئی JIT کے روبرو پہلی دفعہ تمام زبانی و دستاویزی ثبوت شہادتوں کی شکل میں پیش کر دیے گئے ہیں۔

نئی JIT نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے تمام ملزمان بشمول سابق وزیراعظم میاں نواز شریف، موجودہ وزیراعظم میاں شہباز شریف اور موجودہ وفاقی وزیر داخلہ رانا ثناء اللہ، ڈاکٹر توقیر شاہ PSO ٹو سابق وزیر اعلیٰ پنجاب، سابق آئی جی مشتاق سکھیرا سے مختلف پہلوؤں پر تفتیش مکمل کر لی تا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ وقوعہ کیوں ہوا ہے؟ اس کے پیچھے کیا سازش کار فرما تھی؟ اس وقوعہ کے پیچھے کون کون سے سازشی عناصر موجود ہیں؟ اور یہ سازش کہاں سے چلی؟ اور کس طرح اس سازش پر عملدر آمد ہوا؟

☆ ترجمان سانحہ ماڈل ٹاؤن لیگل ٹیم

جب یہ نئی JIT حقائق کے بالکل قریب پہنچ گئی اور اس کے سامنے حق اور سچ نکھر کر سامنے آ گیا تو فوری طور پر کچھ قوتیں متحرک ہوگئیں اور انہوں نے 22اپریل 2019ء کو لاہور ہائی کورٹ کے ذریعہ JIT کی تشکیل کے نوٹیفکیشن کو معطل کروالیااورنئی JIT کو سانحہ ماڈل ٹاؤن کی مزید تفتیش سے روک دیا گیا تاکہ JIT ان تمام ملزمان سابق وزیراعظم نوازشریف، موجودہ وزیراعظم شہبازشریف، موجودہ وزیرداخلہ رانا ثناء اللہ، سابق PSO ٹو وزیراعلیٰ پنجاب ڈاکٹر توقیرشاہ و دیگران جنہوں نے اس سانحہ کی منصوبہ بندی کی تھی، انھیں گنہگار ٹھہرا کر انسداد دہشت گردی عدالت میں چالان پیش نہ کردے اور ان منصوبہ ساز ملزمان اور سانحہ ماڈل ٹاؤن میں ملوث افراد کے ٹرائل کا آغاز نہ ہوجائے۔ یہاں تک کہ ایڈووکیٹ جنرل آفس کو بھی اس کیس کی فیکسیشن اور بینچ کی تشکیل کا علم نہ ہو سکا۔ جب ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو معلوم ہوا تو وہ فوری طور پر عدالت میں پہنچ گئے اور فل بنچ کے سامنے ساری صورتحال رکھی تو ایڈووکیٹ جنرل پنجاب کو لاہور ہائی کورٹ نے توہینِ عدالت کا نوٹس جاری کردیا گیا۔

☆ JIT کے نوٹیفکیشن کی معطلی کے خلاف فل بنچ کے فیصلہ کے عبوری حکم مورخہ 22مارچ 2019ء کے خلاف سپریم کورٹ اسلام آباد میں CPLAS دائر کی تھیں جس کی سماعت مورخہ 13فروری 2022ء کو سابق چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس گلزاراحمد خاں کی سربراہی میں تین رکنی بنچ نے کی جس میں سپریم کورٹ نے لاہور ہائی کورٹ میں نیا بینچ تشکیل دے کر اور ترجیحاً تین ماہ کے اندرفیصلہ کرنے کی ڈائریکشن دی تھی لیکن افسوس صد افسوس کہ سپریم کورٹ کی 3ماہ کی ڈائریکشن کے باوجود بھی لاہور ہائی کورٹ کا لارجربینچ چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ کی سربراہی میں سانحہ ماڈل ٹاؤن میں بننے والی ایک غیر جانبدار JIT کا فیصلہ نہ کرسکا۔

☆ یہ پوری قوم کیلئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ جس ملک میں دن دیہاڑے 17جون 2014ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی رہائش گاہ اور ادارہ منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ پر نواز، شہباز حکومت نے معصوم، نہتے اور بے گناہ کارکنان کو ریاستی دہشت گردی کے ذریعے قتل کروایا اور دہشت گردی کے مناظر پوری دنیانے میڈیا چینلز کے ذریعے براہ راست دیکھے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس میں تمام شواہد ریکارڈ پر موجود ہونے اور سانحہ کو 8 سال سے زائد کا عرصہ بیت جانے کے باوجود بھی انصاف کے ادارے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین کو انصاف نہ دلواسکے اور وہ اشرافیہ جس نے ریاستی دہشت گردی کروائی تھی، آج پھر دوبارہ اقتدار پر براجمان ہیں۔

☆ JIT کی تشکیل کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں جو رٹ دائر ہوئی تھیں جس کی وجہ سے JIT کا نوٹیفکیشن معطل ہے، وہ کیسز 3سال سے زائدعرصہ گزرجانے کے باوجودبھی لاہور ہائی کورٹ کے لارجر بینچ کے پاس زیر سماعت ہیں جن کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔ اسی وجہ سے سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس میں ابھی تک مزید پیش رفت نہ ہوسکی ہے۔ غیر جانبدارتفتیش سے ہی انصاف کا عمل ٹریک پر آئے گا۔کسی بھی مقدمہ کے انصاف کیلئے شفاف ٹرائل کا ہونا ضروری ہے لیکن شفاف ٹرائل اس وقت تک ناممکن ہے جب تک شفاف انوسٹی گیشن نہ ہو لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ شفاف ٹرائل تو دور کی بات، ابھی تک سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین کوغیر جانبدارتفتیش کا حق ہی نہیں ملا ہے جوکہ پوری قوم کے لئے ایک سوالیہ نشان بھی ہے۔

اس وقت ملک میں دو قانون موجود ہیں: اشرافیہ کے لیے الگ قانون اورعوام کے لئے الگ قانون۔ اشرافیہ میں سے کوئی جرم کرتا ہےتووہ اپنی مال ودولت اورطاقت کے بل بوتے پر ہرسطح پر معاملات کو Manage کرلیتا ہے اور ہمارے اس سسٹم میں بیٹھے ہوئے لوگ ہی ان کوتحفظ فراہم کرتے ہیں جبکہ عام آدمی جرم نہ بھی کرے تو اس کو جھوٹے مقدمے میں سزا ہوجاتی ہے۔

☆ یہ امر ذہن نشین رہے کہ جب تک کسی مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو جائے اس وقت تک دوبارہ تفتیش ہوسکتی ہے، اگر عدالت میں مقدمہ کا چالان اور فردِ جرم بھی عائد ہو جائے تو بھی دوبارہ تفتیش سے روکا نہیں جا سکتا ہے۔کوئی بھی قانون دوبارہ تفتیش سے نہیں روکتا۔ شفاف ٹرائل کے لئے شفاف تفتیش کا ہونا

ضروری ہے۔ سیکشن 19 انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے تحت دوسری، تیسری، چوتھی JIT بنانے میں بھی کوئی قانونی قدغن موجود نہیں ہے بلکہ گورنمنٹ کے پاس اختیار ہے کہ مقدمہ اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے شفاف تفتیش کے لئے دوسری، تیسری، چوتھی JIT بھی بنائی جاسکتی ہے۔ کراچی کے 12 مئی کے واقعہ کے مقدمہ میں بھی ایک لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود سندھ ہائی کورٹ نے نئی JIT بنانے کا ازخود حکم دیا کیونکہ اس وقت کے حالات ایسے تھے کہ شفاف تفتیش نہ ہوسکی تھی۔ اس واقعہ میں اس وقت کے بااثر افراد کے ملوث ہونے کی اطلاعات تھیں، اس وجہ سے شفاف تفتیش نہیں ہوئی تھی۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن کا مقدمہ بھی بڑا حساس ہے۔ اس میں بھی نواز، شہباز حکومت ملوث ہے۔ جس کے زیراثر تمام پولیس افسران تھے جس کی وجہ سے اس وقت واقعہ کی شفاف تفتیش نہ ہونے دی گئی بلکہ اس سانحہ میں کسی بھی زخمی، چشم دید گواہان اور شہداء کے لواحقین کے بیانات بھی قلمبند نہیں کئے گئے۔ جس کی وجہ سے نئی JIT تشکیل دینے کی قانونی ضرورت پیدا ہوئی۔ ٹرائل کورٹ ازخود فوجداری مقدمہ کی سماعت کے دوران شفاف ٹرائل کے لئے بقیہ شہادت برآمدگی، فرانزک اور ڈیجیٹل وغیرہ کے تقاضوں کو پورا نہیں کرسکتی بلکہ صرف اور صرف JIT ہی شفاف ٹرائل کے لئے ان تقاضوں کو پورا کرسکتی ہے۔ اس لئے نئی JIT کو شفاف تفتیش سے روکا نہیں جا سکتا ہے۔

☆ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین 8 سال سے انسداد دہشت گردی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ آف پاکستان تک حصولِ انصاف کیلئے مسلسل قانونی چارہ جوئی کررہے ہیں لیکن ستم ظریفی یہ ہے کہ 8 سال کا عرصہ گزرجانے کے باوجود بھی سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین انصاف سے محروم ہیں۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن اچانک یا حادثاتی طور پر برپا نہیں ہوا تھا بلکہ نواز، شہباز حکومت کی ایک سوچی سمجھی منصوبہ بندی کا نتیجہ ہے۔ بیرئر کو ہٹانا تو ایک بہانا تھا، اصل مقصد حکومت کے ماورائے آئین وقانون طرزِ حکمرانی کے خلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تحریک اور جدوجہد کو روکنا تھا۔ نواز، شہباز حکومت کا اصل ایجنڈا ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو اور ان کی تحریک کو ختم کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ناپاک ارادوں سے شیخ الاسلام کو محفوظ رکھا اور الحمدللہ شیخ الاسلام کی آواز اور تحریک منہاج القرآن کا پیغام پوری دنیا کے کونے کونے میں آج بھی گونج رہا ہے۔

☆ شیخ الاسلام نے ہمیشہ آئین وقانون کی بالادستی اور حقیقی جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد کی ہے اور ملک کو خطرات اور گرداب سے نکالنے کے لیے 23 دسمبر 2012ء کو مینار پاکستان کے سائے تلے ’’سیاست نہیں ریاست بچاؤ‘‘ کے نعرے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور موجودہ سیاسی، انتخابی اور معاشی استحصال سے نجات دلانے کے لیے لاکھوں افراد کے اجتماع میں نظام کی تبدیلی اور انتخابی اصلاحات کا پوراعملی پیکج پیش کیا اور اسے باقاعدہ عملی جامہ پنانے کے لیے تحریک کا آغاز کیا۔

اس سلسلہ میں مورخہ 13 جنوری 2013ء کو آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی ،حقیقی جمہوریت کے قیام ،استحصالی نظام کے خاتمے اور انتظامی اصلاحات کے لئے ملکی سیاسی تاریخ کا پہلا پُرامن لانگ مارچ کیا اور لاکھوں افراد نے عوام دشمن فرسودہ نظامِ انتخاب کے خلاف نفرت کا اظہار کیااور 2013ء میں اس وقت کی حکومت کے ساتھ ایک تحریری معاہدہ بھی کیا تھا۔

بعد ازاں پاکستان عوامی تحریک نے 11 مئی 2013ء کو ملک بھر کے تمام بڑے شہروں میں کرپٹ نظامِ انتخاب کے خلاف دھرنا دیاجس میں قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نئے نظام کا حکومتی وانتظامی ڈھانچہ اور سستے وفوری عدل و انصاف کی فراہمی کی پالیسی قوم کے سامنے پیش کی۔

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 2014ء میں عوام کی خوشحالی کے لئے 10 نکاتی انقلابی پروگرام بھی قوم کے سامنے پیش کیا اور ملک میں بڑھتی ہوئی مہنگائی بے روزگاری، کرپشن، لاقانونیت اور عوام کے حقوق کی بازیابی کے لئے ماہ جون 2014ء کو پاکستان آکر حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ اس اعلان پر نواز، شہباز حکومت بوکھلا اُٹھی اور اوچھے

ہتھکنڈوں پر اُتر آئی اور مورخہ 17 جون 2014ء کو سانحہ ماڈل ٹاؤن برپا کیا اور اپنے مذموم ومکروہ ایجنڈے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کارکنوں کی پکڑ دھکڑ شروع کردی، چادر اور چار دیواری کا تقدس بُری طرح پامال کیا گیا۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کا مقصد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اس تحریک اور جدوجہد کو روکنا تھا۔

☆ آج ملک وقوم اضطراب کا شکار ہیں اور ملکی معیشت تباہی کے دہانے کی طرف جا رہی ہے، ملک کے سیاسی ،اقتصادی مسائل گھمبیر ہو چکے ہیں۔ آج تمام سیاسی پارٹیاں صرف سیاست کررہی ہیں اور ان کے پاس ملک وقوم کے ان گھمبیر مسائل کا کوئی حل موجود نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جن کی بصیرت اور دور اندیشی کی ایک دنیا معترف ہے، انھوں نے 2012ء میں آج سے 10 سال قبل ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لگایا تھا کہ اپنی اپنی سیاست کو چھوڑکر ریاست کو بچانے کیلئے عملی اقدامات کئے جائیں لیکن سٹیٹس کو کی حامی جماعتیں اور دیگر مقتدر قوتوں نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی، جس وجہ سے ملک کے حالات تیزی سے اس سمت کی طرف جا رہے ہیں جہاں ملک وقوم کیلئے مزید مشکلات ہی مشکلات ہیں۔

☆ سانحہ ماڈل ٹاؤن JIT کی بحالی سانحہ کے انصاف کیلئے اشد ضروری ہے کیونکہ اصل ملزمان نوازشریف، شہبازشریف، رانا ثناء اللہ ،ڈاکٹر توقیرشاہ اور دیگر ملزمان ہیں، جنہوں نے اس سانحہ کی منصوبہ بندی کی تھی، ان کو استغاثہ کیس میں ناکافی شہادت کی بنیاد پر انسداددہشت گردی عدالت اور لاہور ہائی کورٹ نے بحثیت ملزم طلب نہیں کیا تھا۔ استغاثہ کی دائر گی کے وقت جو شہادتیں اس وقت دستیاب تھیں، وہ استغاثہ کیس میں دے دی گئیں تھیں لیکن کچھ ایسی شہادتیں جن میں ان کا براہِ راست ملوث ہونا پایا جاتا ہے، وہ تمام کی تمام شہادتیں نواز، شہباز حکومت جانے کے بعد اور جسٹس باقرنجفی کمیشن رپورٹ آنے کے بعد میسر آئی تھیں۔ وہ تمام کی تمام شہادتیں نئی JIT کو فراہم کردی تھیں۔ اس سے پہلے جتنی بھی انوسٹی گیشن ہوئی تھی، وہ حقائق کے برعکس، جانبداراور یکطرفہ ہوئی تھیں۔ پہلی والی JIT نے جتنی بھی انوسٹی گیشن کی تھی، وہ صرف اورصرف ملزمان کو بچانے اور اصل حقائق کو چھپانے کیلئے کی تھیں تاکہ اصل حقائق منظر عام پر نہ آسکیں۔

پہلی والی JIT نے ملزمان کی ملی بھگت کے ساتھ غیر منصفانہ اور بے بنیاد رپورٹ تیارکروائی تھی تاکہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے اصل ملزمان سابق وزیراعظم نوازشریف، موجودہ وزیراعظم میاں شہبازشریف، موجودہ وفاقی وزیرداخلہ رانا ثناء اللہ دیگر وزراء، پولیس افسران جو بطورِ ملزمان ایف آئی آر میں نامزد تھے، ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی بلکہ ان تمام ملزمان کو مقدمہ سے نکال دیا گیا اور پاکستان عوامی تحریک کے 42 کارکنان جن کو مورخہ 17 جون 2014ء کو ہی مقدمہ 510/14 (پولیس مدعی) میں گرفتار کیا گیا تھا، ان PAT کارکنان کو اپنے ہی مقدمہ نمبر 696/14 میں ملزم قرار دے کر انسداددہشت گردی عدالت میں چالان پیش کردیا گیا۔

بعدازاں ان 42 کارکنان کی اپنے ہی مقدمہ نمبر 696/14 میں ضمانتیں کروائی گئیں۔ پاکستان عوامی تحریک کے کارکنان کا ناحق چالان کرنے پر JIT کی مکمل بددیانتی سامنے آ گئی تو استغاثہ دائر کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ تھا۔ لہٰذا فوری طور پر انسداد دہشت گردی عدالت لاہور میں استغاثہ دائر کردیا گیا۔ استغاثہ کیس میں 56 زخمی وچشم دید گواہان کے بیانات مکمل ہونے کے بعد مورخہ 7 فروری 2017ء کو انسداددہشت گردی عدالت لاہور نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس میں 241 ملزمان، کانسٹیبل سے لیکر آئی جی پنجاب تک، DCO کیپٹن (ر) عثمان، TMO نشتر ٹاؤن علی عباس بخاری، AC ماڈل ٹاؤن، طارق منظور چانڈیو کو بطورملزمان طلب کرلیا تھا لیکن 12 ملزمان میاں نوازشریف، میاں شہبازشریف، رانا ثناء اللہ، ڈاکٹر توقیرشاہ ودیگران جنہوں نے اس سانحہ کی منصوبہ بندی کی تھی، ان کو طلب نہ کیا۔ ان 12 ملزمان کی حدتک لاہور ہائی کورٹ میں Criminal Revision دائر کی تھی جو خارج ہو گئیں

تھیں۔ اس حکم کے خلاف سپریم کورٹ میں Crl.P.L.A دائر کی ہوئی ہے جو کہ سپریم کورٹ میں زیرِ سماعت ہے۔

اسی طرح آئی جی مشتاق احمد سکھیرا نے بھی ہائی کورٹ میں اپنی طلبی کو چیلنج کیا تھا، وہ بھی لاہور ہائی کورٹ نے خارج کردی تھی جس کی وجہ سے آئی جی مشتاق احمد سکھیرا انسداد دہشت گردی عدالت لاہور میں بطورِ ملزم پیش ہوگیا اور تمام ملزمان پر مورخہ 15 اکتوبر 2018ء کو دوبارہ فردِ جرم عائد ہوئی۔ جس کی وجہ سے استغاثہ کیس میں جتنا بھی ٹرائل ہوا تھا، وہ DENOVO ہوگیا۔ ٹرائل DENOVO ہونے کے بعد مستغیث کا بیان انسداد دہشت گردی عدالت میں دوبارہ قلمبند ہوا ہے اور ملزمان کے وکلاء نے مستغیث پر دوبارہ جرح کرنی ہے لیکن جرح کرنے سے پہلے ملزمان کے وکیل نے سیکشن 23 انسداد دہشت گردی ایکٹ 1997ء کے تحت درخواست گزاری ہے کہ ان مقدمات میں 7ATA کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، اس لئے ان مقدمات میں 7ATA کو ختم کر کے ان کیسز کو سیشن کورٹ میں ٹرائل کے لئے بھیج دیا جائے۔

اسی طرح سابق DCO کیپٹن (ر) عثمان کے وکیل نے انسداد دہشت گردی عدالت میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 265/K کے تحت کیپٹن (ر) عثمان کی بریت کے لئے درخواست گزاری کہ کیپٹن (ر) عثمان کے خلاف مقدمہ نہیں بنتا ہے اس لئے اس کو اس مقدمہ سے بری کردیا جائے۔ انسداد دہشت گردی عدالت لاہور III نے کیپٹن (ر) عثمان کی اس بریت کی درخواست کو منظور کرتے ہوئے سانحہ ماڈل ٹاؤن استغاثہ کیس میں بری کردیا ہے۔ جس وجہ سے کیپٹن (ر) عثمان کی بریت کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں اپیل دائر کردی ہے۔

☆ باقر نجفی کمیشن رپورٹ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین کو مل گئی تھی جس میں سانحہ ماڈل ٹاؤن میں قتل وغارت گری کرنے کا ذمہ دار 2014ء کی پنجاب حکومت اور پنجاب پولیس کو ٹھہرایا ہوا ہے لیکن باقر نجفی کمیشن رپورٹ کے ساتھ منسلکہ دستاویزات جس میں ملزمان کے بیان حلفی، ٹیلی فون ڈیٹا ریکارڈ، حساس اداروں کی رپورٹس و دیگر دستاویزات شامل ہیں، وہ تمام دستاویزات افسوس صد افسوس کہ سانحہ کے متاثرین کو آج تک فراہم نہ کی گئیں ہیں۔ ان تمام منسلکہ دستاویزات کے حصول کے لئے 2018ء سے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر ہوئی ہے جو کہ ابھی تک زیرِ سماعت ہے، جس کا فیصلہ ہونا ابھی باقی ہے۔

☆ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے حصولِ انصاف کی جدوجہد کو 8 سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود بھی قائد تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ذاتی دلچسپی اور راہنمائی میں انسداد دہشت گردی عدالت سے لے کر سپریم کورٹ تک مسلسل قانونی چارہ جوئی پوری طاقت، عزم، استقامت کے ساتھ جاری وساری ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ یہ جدوجہد اُس وقت تک جاری رہے گی جب تک سانحہ ماڈل ٹاؤن کے متاثرین اور شہداء کے لواحقین کو انصاف نہیں مل جاتا اور اس سانحہ میں ملوث عناصر اپنے عبرت ناک انجام سے دوچار نہیں ہو جاتے۔

حصولِ انصاف کی اس جدوجہد میں شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پر غیر متزلزل یقین اور اعتماد کا اظہار قابلِ فخر اور قابلِ تقلید ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے گزشتہ گزرے ہوئے آٹھ سالوں کا ہر دن حصولِ انصاف کی جدوجہد میں گزارا۔ الحمدللہ اس جدوجہد میں نہ قیادت کے عزم میں کوئی شکن آئی اور نہ ہی شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کے عزم و ہمت اور حوصلے کو وقت کی نمرودی، فرعونی اور قارونی قوتیں متزلزل کرسکیں۔

اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ وہ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے درجات بلند کرے، ان کی قبروں کو جنت کے باغات میں سے ایک باغ بنائے اور ظالم نظام اور اس کی محافظ استحصالی قوتوں کے خلاف شہداء نے جو جانی قربانیاں دیں اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے، شہداء کے خون کے صدقے پاکستان کو ہر قسم کے ظلم اور استحصال سے پاک کرے، شہداء کی ان قربانیوں کے صدقے پاکستان میں مصطفوی انقلاب کا سورج طلوع ہو اور پاکستان حقیقی معنوں میں امن، سلامتی اور خوشحالی کا گہوارہ بنے۔

❁❁❁❁❁

بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے شیخ الاسلام کی علمی و عملی کاوشیں

اسلام تحمل و رواداری، بقائے باہمی اور جیو اور جینے دو کی تعلیم دیتا ہے

منہاج القرآن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی نئی کتاب ''سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا اصل خاکہ''
کے تناظر میں محمد شفقت اللہ قادری کی خصوصی تحریر **(آخری حصہ)**

بین الاقوامی سطح پر مسلم امہ کو ہیجانی اور اضطرابی کیفیت سے نکالنے کے لیے ریاستی سطح پر بین المذاہب ہم آہنگی کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ ہر آئے دن مختلف مذاہب، ان کے شعائر، توہین آمیز خاکوں اور مقدس کتب کی بے حرمتی ایسے مسئلوں سے پیدا ہونے والی کشیدہ صورت حال کا عملی تدارک اور ازالہ ممکن ہوسکے:

۱۔ بین الاقوامی سطح پر کسی بھی ملک میں کسی اقلیت کے مذہبی جذبات اور مذہب کی توہین کا ارتکاب ملک کی آئین شکنی کے مترادف گردانا جائے۔

۲۔ کسی بھی ملک میں اس کے بانی اور قائد کی توہین کرنا قابلِ تعزیر عمل گردانا جاتا ہے بلکہ اس کی تصویر کی توہین بھی اس قائد کی توہین کے زمرے میں آتی ہے اور قابلِ سزا جرم ہے تو کسی مذہب کے بنیادی شعار کی بے توقیری اور گستاخی سے کیونکر درگزر کیا جائے؟ لہٰذا بین الاقوامی سطح پر ایسے جرم کا ارتکاب عملاً قابل سزا ٹھہرایا جانا چاہیے۔

۳۔ پوری دنیا میں ہرجانے کے دیوانی قانون کے تحت ہتکِ عزت کا قانون نافذ العمل ہے، حیرت اس بات کی ہے کہ ہتکِ مذہب، ہتکِ پیغمبر اور ہتکِ مذہبی شعار کے حوالے سے قانون پر عمل درآمد کرنا تنازع کی نذر ہوجاتا ہے۔ اس پر سختی سے بلا امتیاز عملدرآمد کیا جانا چاہیے۔

۴۔ توہینِ عدالت جیسے جرم کے سرزد ہونے پر فوری طور کسی بھی عدالت میں سزا کا عمل متحرک ہوجاتا ہے اور توہینِ عدالت کی پاداش میں موقع پر ہی سزا تجویز اور اس سزا پر عملدرآمد فوری کیا جاتا ہے۔ جس کی عملی مثال پاکستان میں ایک وزیراعظم کو عدالت کے حکم پر کسی ملک میں خط نہ لکھنے کی پاداش میں چند منٹ کی سزا سنائی اور فوری عملدرآمد بھی کروایا گیا اور اسے 5 سال کے لیے نااہل بھی قرار دے دیا گیا۔

توہین رسالت اور فرضی خاکہ جات کے ذریعے کسی پیغمبر، قرآن مجید جیسی پاک مقدس کتاب کی دانستہ توہین پر کسی بھی ملک میں فوری تدارکی عملدرآمد دیکھنے میں نہیں آیا۔ جس کے باعث اقلیتی مذاہب کو مذہبی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور شورش جنم لیتی ہے اور از خود قانون ہاتھ میں لینے کی نوبت آتی ہے۔ اقوام متحدہ کی سطح پر ایسے قوانین پر نظر ثانی اور یکساں عملدرآمد کی سفارش کی جانی ضروری ہے کیونکہ مذہبی توہین کسی جج صاحب کی توہین سے زیادہ اہم ہے اور حقوقِ انسانی کا اہم مسئلہ ہے۔

۵۔ پوری دنیا میں آزادیٔ رائے، آزادیٔ تحریر، آزادیٔ تقریر پر سختی سے عملدرآمد ہورہا ہے اور مطلقاً قانون موجود ہے۔ قانون سے تجاوز اور خلاف ورزی پر قید کی سزا مقرر ہے۔ لمحہ فکریہ اور بہت بڑا المیہ ہے کہ کسی معاشرے کے فرد کی عزت و آبرو کا تحفظ ایک بنیادی انسانی حق ہے، اس میں نازیبا کلمات، گستاخانہ

☆ سینئر ریسرچ اسکالر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، لاہور

الفاظ کہنے اور لکھنے کی ممانعت ہے جبکہ مذہب و مقدس کتاب اور مقدس پیغمبر جیسی اہم ہستیوں کی توہین ہونے پر کوئی فوری قانونی عملدرآمد نہیں ہے۔ قوانین تو کتابوں میں موجود ہیں مگر خلاف ورزی پر مناسب اور فوری عملدرآمد نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم پر اس کا تدارک کیا جانا ضروری ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری آزادی تقریر وتحریر کے زمرے میں رقم طراز ہیں کہ آزادی کی کوئی حدود و قیود متعین نہ کرنا اور لامحدود آزادی کا تصور رکھنا ایک غلط مفروضہ ہے۔ کوئی قول یا فعل جو کسی طبقہ کی اخلاقی اور مذہبی اقدار کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور جس سے اس کی سلامتی و بقاء اور تقدیس پر ضرب لگنے سے امن کے لیے سنگین خطرہ پیدا ہو جاتا ہے، اسے آزادی تحریر و تقریر کا حق نہیں گردانا جاسکتا۔ اسلام تحمل و رواداری، بقائے باہمی اور جیو اور جینے دو کے اصول کی تعلیم دیتا ہے۔ شیخ الاسلام کے نزدیک اسلام دوسرے مذاہب کے معبودوں اور مذہبی علامتوں کو کسی بھی طرح برا بھلا کہنے کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور انسانیت کے احترام کا سبق دیتا ہے اور اسلامی قانون بلاامتیاز دیگر مذاہب کی سلامتی و وقار اور ان کے عقائد کے احترام پر زور دیتا ہے۔

۶۔ UNO چارٹر میں تہذیبی، ثقافتی، اقتصادی، انسانی اور بین الاقوامی مسائل کے حل اور انسان کی بنیادی آزادی اور مذہبی احترام کی حوصلہ افزائی کرنا لازم قرار دیا گیا ہے اور بلا امتیاز نسل و زبان، مذہب کی آزادی اور انسانی حقوق تسلیم کیے گئے ہیں لیکن حیرت ہے کہ تاحال رسالت مآب ﷺ کی توہین اور مقدس کتاب قرآن مجید کی توہین کا پیہم ارتکاب ہو رہا ہے اور اقوام متحدہ اور UNO چارٹر کی دفعات اس سنگین مسئلہ پر بے بس نظر آرہے ہیں۔ اس پر فوری توجہ اور عملدرآمد کی ضرورت ہے۔

۷۔ یورپین ممالک باہمی طور کوئی ایسی تدبیر و لائحہ عمل اپنائیں کہ جس سے توہین رسالت مآب ﷺ اور فرضی خاکہ جات جیسی جسارت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے روکا جائے۔ آئندہ کے لیے موثر سدباب کیا جائے اور موثر قانون کے ذریعے گذشتہ بے ضابطگیوں اور گستاخیوں کا ازالہ کیا جائے۔

۸۔ اہلِ مغرب باور کریں کہ مسلمانوں میں خاکوں کی جسارت پر تشویش کی لہر دوڑنا اور غم و غصہ کے باعث اشتعال انگیزی کرنا، مغربی ممالک کی عدم مساوات پر مبنی حکمت عملی اور قانون پر یکساں عملدرآمد نہ کرنے کا ردعمل ہے۔ اس سلسلہ میں ممالک اصولی حکمت عملی پر عمل پیرا ہوں۔

۹۔ بین الاقوامی سطح پر عالمی رہنما اس مسئلہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اپنی اخلاقی اور مذہبی ذمہ داری محسوس کریں اور اس حساس مذہبی مسئلہ کی اہمیت اور ضرورت کے پیشِ نظر ترجیحی بنیادوں پر حل کریں اور مسلم امہ کی نہ صرف حوصلہ افزائی کریں بلکہ اپنے جمہوری اور عدل پسند رویہ کے باعث سوچیں کہ اسلام کی مقدس کتاب قرآن جسے بے حرمتی کا نشانہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے والے ایسے ہیں کہ وہ بائبل یا کسی بھی مقدس کتاب کی توہین کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

۱۰۔ بین المذاہب سطح پر ضروری اور لازم ہے کہ ہر مذہب کے مذہبی رہنما اور مبلغ اپنی عبادت گاہوں میں مسلم کمیونٹی کے جذبہ خیر سگالی اور رواداری وعفو درگزر کو نہ صرف سمجھیں بلکہ اپنی تبلیغ کا موضوع بنائیں اور مسلم کمیونٹی کے مذہبی شعار اور تہذیبی اقدار کی توقیر و احترام کرنے کا درس دیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کے مذموم اقدامات کے سد باب کے لیے شیخ الاسلام کی علمی و عملی جدوجہد

قارئین گرامی قدر! فرضی خاکہ جات بنانے کی ناپاک جسارت اور گستاخی رسول ﷺ جیسی مذموم سازش کے تدارک اور دائمی سد باب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مندرجہ ذیل علمی و عملی کاوشیں فرمائی ہیں:

ا۔ عالمی رہنماؤں کو خصوصی مراسلہ جات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عظیم شخصیت پوری دنیا میں بالعموم اور عالم اسلام میں بالخصوص کسی رسمی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ نے احیائے امت کی ایک عالمگیر تحریک تحریک منہاج القرآن انٹرنیشنل کے بانی سرپرست ہونے کے باعث محمد رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس کے خلاف مغرب کی

طرف سے گستاخی کے ارتکاب پر اور توہین آمیز خاکہ جات کی مذموم حرکت پر اپنی مذہبی اور اخلاقی ذمہ داری سمجھتے ہوئے پوری دنیا کے صدور اور وزرائے اعظم کو خصوصی توجہ دلاؤ مراسلہ جات ارسال کیے ہیں تاکہ تمام ممالک اپنی ذمہ داریاں سمجھتے ہوئے اس سے فوری عہدہ برآ ہوں۔ جملہ ممالک کے سربراہان کو خصوصی مراسلہ جات کے ذریعے شیخ الاسلام نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کو بالخصوص اور دیگر ممالک کو بالعموم تنبیہ اور آگاہی دی ہے کہ اگر قرآن جلاؤ ڈے اور گستاخانہ خاکوں جیسی مذموم اور ناپاک حرکات کو بروقت نہ روکا گیا تو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات سے کھلواڑ امنِ عالم کے لیے نقصان دہ اور تہذیبوں کے تصادم کو فروغ دینے کا باعث ہوگا۔

شیخ الاسلام نے اپنی اعلیٰ بصیرت کو بروئے کار لاتے ہوئے تمام ممالک کے صدور اور وزیراعظم صاحبان کو آگاہ کیا ہے کہ پوری تاریخ گواہ ہے اسلام نے عملاً اور قولاً ہمیشہ مذہبی رواداری اور نسلی مساوات کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب وقت ہے کہ باہمی مفاہمت کے لیے مؤثر طریقہ سے سنجیدگی سے کام کیا جائے، باہمی احترام کو فروغ دیا جائے اور کثیر الاقوام گلوبل ویلج میں پرامن بقائے باہمی کے فروغ کے لیے آگے بڑھا جائے۔

شیخ الاسلام نے خصوصی توجہ دلاتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلمانوں کی عظیم ترین مقدس کتاب قرآن مجید اور رحمۃ للعالمین محمد ﷺ جن کا فیوضاتی اثر نہ صرف مسلمانوں کے لیے ہے بلکہ پورے عالم کے لیے ہے۔ ان کا ماننے والا ایک ادنیٰ سا مسلمان بھی قرآن اور رسول ﷺ کی تعلیمات کے باعث بائبل یا کسی دیگر مقدس کتاب کی توہین یا بے حرمتی کا سوچ بھی نہیں سکتا اور نہ ہی کسی مقدس ہستی کی توہین کا سوچ سکتا ہے۔

شیخ الاسلام نے دو ٹوک فرمایا ہے کہ ایسے فرضی خاکہ جات ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے مذہبی جذبات کے لیے جلتی پر تیل چھڑکنے کے مترادف ہیں۔ خدانخواستہ اشتعال انگیزی کی آگ بھڑک اٹھی تو پھر اس آگ کو بجھانا کسی کے بھی بس میں نہ ہوگا اور یہ آتش فشاں پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔

خطوط مذکورہ کے ذریعے شیخ الاسلام نے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ مسلمانانِ عالم کی دل آزاری فوری بند کی جائے جو کہ تہذیبی نزاع کے فروغ کا باعث بن رہی ہے۔ عقل کے ناخن لیتے ہوئے قرآن جلاؤ ڈے اور رسالت مآب ﷺ کی توہین بذریعہ فرضی خاکہ جات فوری بند کرکے آئندہ ایسی گھناؤنی سازش نہ کرنے کا عہد کیا جائے۔

فرماتے ہیں کہ مجھے امید ہے کہ معاشروں کے درمیان نفرت اور تقسیم ختم کرنے کی کوششیں کامیاب ہوں گی، مختلف مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے والے سرفراز اور کامیاب ہوں گے اور مغربی دنیا اور اسلام کے مابین یگانگت، مفاہمت، وحدت، امن و آشتی اور بین المذاہب ہم آہنگی کے قیام کو کوئی بھی نہیں روک سکے گا۔

۲۔ ’’سیرتِ نبوی ﷺ کا اصلی خاکہ‘‘ (A real sketch of the Prophet Muhammad (PBUH))

یہ امر واقعی قابلِ صد ستائش و تقلید ہے کہ شیخ الاسلام نے گستاخانہ خاکوں جیسے مذموم اقدامات کے سدِّ باب کے لیے حضور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کا اصل خاکہ اپنی کتاب A real sketch of th Prophet Muhammad ﷺ کے ذریعے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے یہ کتاب اور خصوصی مراسلہ جات عالمی رہنماؤں کو پہنچاتے ہوئے حالات سے آگاہ کیا ہے۔ شیخ الاسلام نے اس کتاب میں سیرت نبوی ﷺ کا اصل خاکہ پیش کیا ہے جو کہ مسلمانوں کے لیے جوہر کیمیا ہے اور غیر مسلم مذاہب کے لیے نصیحت اور رہنمائی کا کامل نصاب ہے جس پر عمل پیرا ہو کر دیگر مذاہب ایک عالمی المیہ اور حادثہ سے دو چار ہونے سے بچ سکتے ہیں۔

جواہرِ سیرت نبوی ﷺ

بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لیے اور حضور نبی اکرم ﷺ کی شخصیت مبارکہ اور سیرتِ مطہرہ کے متعلق بین الاقوامی سطح پر آگاہی دینے کے لیے تصنیف کی گئی اس کتاب میں 63 شہ سرخیوں کے ذریعے سیرت مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ اگر نبی مکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس کو اسلام اور ایمان کی قلعہ نما عظیم پر شکوہ عمارت تصور کر لیں تو جیسے کسی بھی عمارت کی خوبصورتی اس

کے Front View (سامنے کا نظری نظارا)، Back View (عقبی نظارے) اور Side View (پہلو کے نظری نظارے) سے ہوتی ہے، اسی طرح ایمان اور اسلام کی عظیم قلعہ نما عمارت کا Back، Front اور Side evelation آپ ﷺ کی شخصیت، حسنِ ظاہری اور شمائل نبوی ﷺ ہے یعنی حسن سراپائے رسول ﷺ میں حسن یزداں کا پرتو بدرجہ اتم موجود ہے جو پوری کائنات کے حسن، رعنائی، خوبصورتی اور نور افشانی کا موجب ہے۔

اگر ہم اس اسلام اور ایمان کی عظیم عمارت کا Interior Design دیکھنا چاہیں تو ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سیرت نبوی کا حقیقی نمونہ نقشہ اور ڈیزائن پیشِ نظر رکھنا ہوگا۔ اسی تناظر میں حضور اقدس کا Spiritual interior Design سیرت مصطفیٰ ﷺ کے مندرجہ ذیل 63 گوشوں کی صورت میں اپنی روح کی بستی میں اتارنا ہوگا۔ ہاں یاد رہے اس ایمانی عظیم فن تعمیر کا حقیقی Designer اور Architect خالقِ کائنات ہے۔

۱۔ رسول اکرم ﷺ کو کائنات کا اعلیٰ حسب ونسب عطا ہوا۔
۲۔ دونوں جہانوں میں لافانی پیکرِ حسن جمال پرتوِ حسن خالق عطا ہوا۔
۳۔ اسم محمدؐ، احمد ﷺ اور اعلیٰ القابات کے حامل ہونا۔
۴۔ تمام کائنات میں اعلیٰ ترین اخلاق سے مزین ہونا
۵۔ انتہائی متواضع اور حلیم الطبع ہونے کا شرف
۶۔ دونوں جہانوں کے لیے صادق و امین گردانے گئے
۷۔ انتہائی عادل و منصف مزاج ۸۔ نہایت سخی فیاض وفراخ دل
۹۔ غیر معمولی نرم طبع ۱۰۔ پرتمکنت و پروقار گفتار
۱۱۔ انتہائی شفیق ومہربان صاحب عطوفت
۱۲۔ بے مثل رحم دل ہستی کائنات
۱۳۔ امنِ عالم کے پیامبر وعلم بردار
۱۴۔ کمزوروں، مفلسوں اور ناتوانوں کے مددگار
۱۵۔ بیماروں کے خبر گیر اور پرسان حال
۱۶۔ غلاموں کے حقیقی نجات دہندہ ۱۷۔ پناہ گزینوں کے محافظ ونگہبان
۱۸۔ حقوقِ حیوانات کے علم بردار ۱۹۔ نسل پرستی کے خلاف پہلی آواز
۲۰۔ عامۃ الناس کو حقیقی انسانیت کا اعزاز عطا کرنے والے
۲۱۔ کائنات میں خدا کی نعمتوں اور سہولتوں کے تقسیم کنندہ
۲۲۔ پوری کائنات کے لیے سب سے زیادہ رحیم وکریم
۲۳۔ یتیموں اور بیواؤں کے ملجاء ومولا ہونا
۲۴۔ عورتوں کے حقوق اور ناموس کے حقیقی محافظ ہونا
۲۵۔ بچوں کے لیے نہایت مہربان وشفیق ہونا
۲۶۔ دوسروں کی بہت تکریم فرمانے والے
۲۷۔ بہترین پڑوسی ہونا ۲۸۔ حقیقی انسان دوست اور جانثار عظیم
۲۹۔ دوسروں کی کوششوں اور کاوشوں کو سراہنے والا ہونا
۳۰۔ بین المذاہب رواداری اور ہم آہنگی کے عظیم پیامبر
۳۱۔ معاشرتی ہم آہنگی اور استحکام کے لیے عظیم جدوجہد کرنے والے
۳۲۔ نسلی امتیازات کا خاتمہ فرمانے والے
۳۳۔ نفرتوں اور عداوتوں کو محبت وصلح میں تبدیل کرنے والے
۳۴۔ مذہبی بنیاد پر عناد وتعصب کا خاتمہ فرمانے والے
۳۵۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی عملی تفسیر ہونا اور راست بازی کی حوصلہ افزائی کرنے والے
۳۶۔ محبت کا عملاً پرچار کرنے والے
۳۷۔ دوسروں کے عقائد کا احترام اور لحاظ کرنے والے
۳۸۔ غیر مسلموں کے حقوق کا تحفظ کرنے والے
۳۹۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ادب وتعظیم کرنے والے
۴۰۔ عفو ودرگزر فرمانے والے عظیم رسول
۴۱۔ زندگی بھر کسی سے انتقام نہ لینے والے عظیم بشر کائنات
۴۲۔ انتہائی معاملہ فہم اور نرم مزاج ہونا
۴۳۔ انتہائی صابر اور بردبار، وسعتِ قلبی کے مالک
۴۴۔ ضبطِ نفس میں کمال کا حاصل ہونا
۴۵۔ کبھی کسی پر لعنت ملامت نہ فرمانے والے
۴۶۔ گنہگاروں کے لیے سب سے زیادہ رحیم وکریم ہونا
۴۷۔ سب سے خوبصورت سنگت وصحبت سے نوازنے والے
۴۸۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سب سے زیادہ محبت وشفقت فرمانے والے
۴۹۔ دوسروں کا والہانہ استقبال فرمانے والے اور دوسروں کی خوشیوں میں شامل ہونے والے
۵۰۔ ہمیشہ علم وحکمت پسند فرمانے والے

۵۱۔ ماحولیات کی حفاظت کرنے والے
۵۲۔ حفظانِ صحت کے اصولوں کو اپنانے کی تلقین فرمانے والے
۵۳۔ کائنات کے سب سے پہلے ریاستی دستور (دستور مدینہ) کے بانی ہونا
۵۴۔ اعتدال و توازن کے عظیم مبلغ
۵۵۔ عظیم منتظم ہونا
۵۶۔ ضبطِ نفس کے عظیم معلم
۵۷۔ نیکی اور بھلائی میں انتہائی معاون اور حوصلہ افزائی فرمانے والے
۵۸۔ حالتِ جنگ میں بھی عدل اور انصاف کا دامن نہ چھوڑنے والے
۵۹۔ ذخیرہ اندوزی اور فضول خرچی کو مسترد فرمانے والے
۶۰۔ تنقید پر بھی بہترین طریقے سے نمٹنے والے
۶۱۔ وقت کی قدر اور اوقات کار کا بہترین استعمال فرمانے والے
۶۲۔ تعلیم اور تربیت کے سب سے بڑے علم بردار
۶۳۔ آپ ﷺ کے سنہرے اصول پوری خلقت کے لیے مشعلِ راہ ہونا

۳۔ تصنیف: ''قرآن اور شمائلِ نبوی ﷺ''

شیخ الاسلام نے عالمی رہنماؤں کے نام مراسلہ جات اور سیرتِ نبوی ﷺ کا اصلی خاکہ جیسی تصنیف کے ساتھ ساتھ اپنی تصنیف ''قرآن اور شمائل نبوی ﷺ'' کے ذریعے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کے مقام و مرتبہ سے دنیا کو آگاہ کیا۔ شیخ الاسلام نے فرضی اور گستاخانہ خاکہ جات کو آپ ﷺ کے حسنِ ظاہری کے کرشموں اور فیوضات سے روکا ہے۔ اس تصنیف میں شیخ الاسلام نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کے شمائل مبارکہ کے باب میں احادیث کے عظیم ذخیرہ کی تائید قرآن مجید کی آیاتِ کریمہ سے ہوتی ہے۔ شیخ الاسلام نے ثابت کیا ہے کہ پورا قرآن مجید آپ ﷺ کے شمائل و خصائل، فضائل اور تعلیماتِ نبوی سے عبارت ہے۔ شیخ الاسلام نے اس کتاب میں آپ ﷺ کے درج ذیل پہلوؤں کو بیان کیا ہے:

۱۔ تعلیماتی پہلو　　۲۔ جمالیاتی پہلو

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی پوری جمالیاتی، خصائلی اور فضائلی زندگی کی قسم کھاتے ہوئے فرمایا:

لَعَمْرُکَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَکْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ.

''(اے حبیبِ مکرّم!) آپ کی عمرِ مبارک کی قسم، بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔'' (الحجر، ۱۵: ۷۲)

یہ تصنیف فرضی خاکہ جات اور گستاخی کے ارتکاب کا استدلالیہ ردّ ہے۔

۴۔ تصنیف: ''حسنِ سراپائے رسول ﷺ''

اسی سلسلہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی ایک علمی کاوش معرکۃ الآراء تصنیف ''حسن سراپائے رسول ﷺ'' ہے۔ اس کتاب میں شیخ الاسلام نے محمد رسول اللہ ﷺ کے سراپائے حسن کا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے۔ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس، سرِ اقدس، موئے مبارک، جبینِ پُرنور، ابرو مبارک، چشمانِ مقدس، بصارتِ مصطفیٰ، ناک مبارک، رخسار مقدس، لبِ اقدس، دہن مبارک، دندان مبارک، زبان مبارک، آواز مبارک، ریش مبارک، گوش اقدس، گردن مبارک، دوش اقدس، پشت مبارک، بازوئے مبارک، دستِ اقدس، قدِ زیبا، قدمین شریفین، تلوے مبارک، ایڑیاں مبارک، انگشتانِ قدمین، الغرض آپ ﷺ کے جملہ اعضائے مبارکہ کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس قدر خوبصورتی، کمال اور ادب و احترام کے سانچے میں ڈھال کر بیان کیا ہے کہ ہر کوئی اس حسن و خوبصورتی کا اسیر ہوجاتا ہے اور کسی بھی ذہن میں اس قدر خوبصورت ترین ہستی کی گستاخی کا خیال تک نہیں آسکتا کہ جن کی سیرت و اخلاق کے ساتھ ساتھ ظاہری حسن بھی اپنی مثال آپ ہے۔

قارئین ذی قدر! شیخ الاسلام نے اپنی اِن تصانیف کے ذریعے حضور نبی اکرم ﷺ کا جو حقیقی خاکہ بیان فرمایا ہے، یہ کائنات کے جملہ نقش و نگار کا مرقع ہے۔ کاش یہ اصلی خاکۂ محبوب کبریا ﷺ ہماری بصارتوں اور روح میں سرایت کرجائے اور ہم شمائلی، فضائلی اور خصائلی اعتبار سے اعلیٰ ترین ہستی کے انوار و فیوضات کو سمیٹتے ہوئے حقیقی معنی میں آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کے نہ صرف محافظ بلکہ اپنی سیرت و کردار کے ذریعے ان کی تعلیمات کے فروغ کے علمبردار بھی بن جائیں۔

❁❁❁❁❁

تزکیۂ نفس، فہمِ دین، اصلاحِ احوال، توبہ اور آنسوؤں کی بستی

تحریک منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام

29 واں سالانہ شہرِ اعتکاف 2022ء

شیخ الاسلام نے مسلسل 10 راتیں ہزارہا معتکفین و معتکفات کی دینی و اخلاقی اور روحانی تربیت فرمائی

رپورٹ: محمد یوسف منہاجین

تحریک منہاج القرآن کا امتیازی وصف یہ ہے کہ اِس نے تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تہذیبِ اخلاق اور علمی، فکری اور روحانی تربیت کے ذریعے انفرادی و اجتماعی سطح پر اصلاحِ احوال کے لیے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ جامع المنہاج بغداد ٹاؤن میں ہر سال آباد ہونے والا شہرِ اعتکاف اس کی ایک روشن مثال ہے۔ 1990ء سے اب تک 29 سالانہ شہرِ اعتکاف آباد ہوچکے ہیں۔ 50 افراد سے شروع ہونے والے اس اجتماعی اعتکاف میں آج الحمدللہ تعالیٰ معتکفین و معتکفات کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے اور نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر سے معتکفین اس شہرِ اعتکاف میں شریک ہوتے ہیں۔ حرمین شریفین کے بعد اسلام کی سب سے بڑی اس اعتکاف گاہ کا مقصد معتکفین کو تعلق باللہ، ربطِ رسالت، رجوع الی القرآن کی طرف متوجہ کرنا اور ان کے ظاہری و باطنی احوال کی اصلاح ہے۔ اس شہرِ اعتکاف کو قدوۃ الاولیاء حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی سرپرستی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی علمی و فکری معیت حاصل ہے جو اس اجتماعی اعتکاف کا طرہ امتیاز ہے۔

شہرِ اعتکاف 2022ء (رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ)

عالمی سطح پر کورونا وائرس کی صورت میں پھوٹنے والی وبا کی وجہ سے گزشتہ دو سال اجتماعی تقاریب پر پابندی کے سبب 2020ء اور 2021ء میں شہرِ اعتکاف کا اہتمام نہیں ہوسکا۔ دو سال کے وقفہ کے بعد امسال الحمدللہ تعالیٰ شہرِ اعتکاف ایک مرتبہ پھر اپنی پوری رونق اور وقار کے ساتھ آباد ہوا۔ امسال شہرِ اعتکاف میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتہم العالیہ نے طہارۃ القلوب (باطنی امراض اور ان کا علاج) کے موضوع پر خصوصی خطابات ارشاد فرمائے۔ علاوہ ازیں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے بھی تربیتی لیکچرز دیئے۔

۲۰ رمضان المبارک/ 22 اپریل 2022ء کو شہرِ اعتکاف کے آغاز پر چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر MQI ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور اور ناظمِ اجتماعات محمد جواد حامد نے معتکفین کو خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تعلیمی، تربیتی، روحانی، تجدیدی اور احیائے اسلام کی عالمگیر تحریک کے عظیم مرکز منہاج القرآن کے شہرِ اعتکاف میں ہزاروں معتکفین و معتکفات کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور خصوصی دعا کی۔

اس شہرِ اعتکاف کی جملہ علمی، فکری اور روحانی سرگرمیاں minhaj.tv، minhaj.org اور تحریک کے سوشل میڈیا پر موجود جملہ اکاؤنٹس سے براہ راست نشر کی گئیں۔ شہرِ اعتکاف کی جملہ سرگرمیوں کی اجمالی رپورٹ نذرِ قارئین ہے:

۱۔ شہر اعتکاف کے فقید المثال انتظامات

منہاج القرآن انٹرنیشنل کا شہر اعتکاف اصلاحِ احوال اور روحانی تربیت کے ساتھ ساتھ اتحادِ امت کا مظہر ہوتا ہے۔ ملک بھر سے مختلف طبقہ فکر کے افراد شہر اعتکاف کا حصہ بنتے ہیں۔ امسال اجتماعی اعتکاف میں سنٹرل پنجاب، شمالی پنجاب اور جنوبی پنجاب کے ساتھ ساتھ خیبر پختون خواہ، بلوچستان، رورل سندھ، اربن سندھ، آزاد کشمیر، گلگت بلتستان سمیت امریکہ، برطانیہ، یورپ اور گلف ممالک سے بھی معتکفین شریک ہوئے۔

شہر اعتکاف میں ہزارہا افراد کی رہائش اور سحر و افطار کے خصوصی انتظامات کیے گئے اور سحر و افطار کی بر وقت ترسیل کیلئے مربوط نظام ترتیب دیا گیا۔ معتکفین کی خدمت اور دیگر انتظامات کے لیے 5 سو سے زائد کارکنان کی ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔ ہزاروں خواتین معتکفات اور سیکڑوں معتکف بچوں کے لیے علیحدہ انتظامات کیے گئے۔ معتکفین کی سہولت کیلئے شہر اعتکاف کو مختلف بلاکس میں تقسیم کیا گیا اور گرم موسم کی شدت کے پیش نظر معتکفین کے آرام کیلئے مثالی انتظامات کئے گئے۔ انتظامی کمیٹیوں کے سربراہان کے درمیان کوآرڈینیشن کیلئے کنٹرول روم بھی قائم کیا گیا۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کی طرف سے محترم سید امجد علی شاہ (ڈائریکٹر MWF) کی زیرنگرانی ایک ایمرجنسی میڈیکل ایڈ سنٹر قائم کیا گیا۔ جہاں 24 گھنٹے مختلف شفٹوں میں 8 ڈاکٹرز، 8 ڈسپنسرز اور درجنوں افراد پر مشتمل معاون طبی عملہ نے 24 گھنٹے خدمات سرانجام دیں۔ اس موقع پر 6 ایمبولینسز فوری طبی امداد کے لیے ہمہ وقت دستیاب رہیں۔

☆ شہر اعتکاف کے جملہ انتظامات نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور ناظم اجتماعات محترم محمد جواد حامد کی زیرنگرانی قائم 41 کمیٹیوں میں شامل سیکڑوں ممبران نے سرانجام دیئے۔ علاوہ ازیں جملہ نائب ناظمین اعلیٰ انجینئر محمد رفیق نجم (شمالی پنجاب)، علامہ رانا محمد ادریس (سنٹرل پنجاب)، سردار شاکر خان مزاری (جنوبی پنجاب)، نوراللہ صدیقی (نائب ناظم اعلیٰ میڈیا افیئرز)، احمد نواز انجم، جی ایم ملک، سید الطاف حسین شاہ گیلانی، عبدالرحمٰن (ناظم مالیات)، ملک محمد فضل (ڈائریکٹر اکاؤنٹس)، میاں ریحان مقبول (PAT)، راجہ زاہد محمود (PAT)، جملہ مرکزی ناظمین دعوت، جملہ ناظمین تربیت، صدر یوتھ مظہر محمود علوی، صدر MSM عرفان یوسف، سہیل احمد رضا (ڈائریکٹر انٹرفیتھ ریلیشنز)، علامہ غلام مرتضیٰ علوی، صدر علماء کونسل علامہ امداد اللہ خان قادری، ناظم علماء کونسل علامہ میر آصف اکبر، منہاج القرآن ویمن لیگ، محترمہ فرح ناز، محترمہ سدرہ کرامت اور جملہ سربراہان شعبہ جات، جملہ سربراہان مرکزی تعلیمی ادارہ جات، منہاج ٹی وی، سوشل میڈیا سیل، منہاج انٹرنیٹ بیورو اور دیگر شعبہ جات اور نظامتوں میں سے ہر ایک نے اپنے ذمہ عائد ذمہ داریوں کو احسن طور پر نبھایا اور اس سالانہ شہر اعتکاف کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مذکورہ قائدین کو بالخصوص اور تمام ممبران کو بالعموم اعلیٰ انتظامات پر مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا۔

۲۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ''طهارة القلوب'' کے موضوع پر خطابات

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اس شہر اعتکاف میں تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، اصلاحِ احوال اور روحانی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ نوجوان نسل میں اخلاقی و روحانی تربیت کے ساتھ عقیدۂ صحیحہ کے تحفظ کے لیے امسال شیخ الاسلام نے معتکفین سمیت دنیا بھر سے شہر اعتکاف سے جڑے فرزندان اسلام کو اپنے ایمان افروز خطابات سے نوازا۔ امسال شہر اعتکاف 2022ء میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری دامت برکاتھم العالیہ نے ''طهارة القلوب (باطنی امراض اور ان کا علاج) کے موضوع پر 10 خصوصی خطابات ارشاد فرمائے۔ (اِن خطابات میں سے ابتدائی تین خطابات کے خلاصے زیرِ نظر شمارہ کے ابتدائی صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔) شیخ الاسلام کے یہ خطابات منہاج ٹی وی، آفیشل یوٹیوب چینل ڈاکٹر قادری، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے ذریعے روزانہ براہِ راست نشر کیے گئے۔

۳۔ ’’تربیت اور آدابِ حسنہ‘‘ کے عنوان سے منعقدہ نشستوں سے ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کے خطابات

منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے شہر اعتکاف میں ’’تربیت اور آداب حسنہ‘‘ کے عنوان سے منعقدہ خصوصی تربیتی نشستوں سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ رب کے در کے سوالی بنیں کیوں کہ وہ اپنے سوالی کو بے سہارا نہیں رہنے دیتا۔ جب بندہ اللہ پر توکل کرتا ہے تو پھر مولا اس کا وارث بن جاتا ہے، لہذا اس در کے سوالی بنیں جس در کے سب سوالی ہیں۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کریں اور ان چیزوں سے بچا کریں جن میں حلال اور حرام کا شائبہ ہو، جس میں تذبذب ہو اور ان چیزوں سے بھی بچا کریں جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اہل تقویٰ وہ ہیں جو حلال پر عمل کرتے ہوئے بھی اللہ سے ڈرتے ہیں کہ ان سے کوئی حرام سرزد نہ ہوجائے۔

اللہ رب العزت کو ڈرنے والا شخص اس بندے کی نسبت زیادہ پسند ہے جو اعتماد رکھنے والا ہے۔ جس کو اپنی عبادت، ریاضت، روزوں، قیام، جدوجہد، عہدوں، تہجد، نوافل اور صدقہ و خیرات پر بڑا اعتماد اور فخر ہو تو اللہ رب العزت کو یہ فخر والے پسند نہیں۔ اس کے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو عبادات وتقویٰ کے امور سرانجام دینے کے باوجود عدم قبولیت اور اس کی شان کے لائق نہ ہونے کے خوف سے لرزاں رہتے ہیں۔ گویا اہلِ تقویٰ نہ اتراتے ہیں، نہ تکبر کرتے ہیں وہ تو عبادت کرتے وقت بھی پیکر گریہ و زاری ہوتے ہیں کہ پتہ نہیں کہ اللہ نے قبول کی یا نہیں۔

ایک وہ شخص ہے جسے دنیا پر اعتماد ہے اور ایک وہ ہے جسے خدا پر اعتماد ہے اور جسے خدا پر اعتماد ہے، وہ تقویٰ اختیار کرتا ہے اور جب بندہ اللہ کا تقویٰ اختیار کر لیتا ہے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (الطلاق، ۶۵: ۲، ۳)

’’اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج و غم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے۔ اور اسے ایسی جگہ سے رِزق عطا فرماتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔‘‘

گویا جب بندہ تقویٰ اختیار کرتا ہے تو اللہ رب العزت ہر پریشانی سے اسے نجات عطا فرمائے گا۔ اس کا غم اس کا نہیں رہے گا۔۔۔ اس کی مصیبت اس کی نہیں رہے گی۔۔۔ اس کے اعمال اس کے نہیں رہیں گے اور اس کی آزمائش و مشکل اس کی نہیں رہے گی۔۔۔ عمل وہ کرے گا، کرم خدا کا ہوگا۔۔۔ قدم وہ بڑھائے گا، فضل خدا کا ہوگا۔۔۔ چلتا وہ جائے گا، راستے خدا کھولتا چلا جائے۔۔۔ بولتا وہ چلا جائے گا، اس میں خدا برکت ڈالتا چلا جائے گا۔۔۔ ارادہ وہ کرے گا، خدا قبولیت کے دروازے کھولتا چلا جائے گا۔

عقیدہ توحید ایمان کی عمارت کی بنیاد اور خشتِ اوّل ہے، جو دل اللہ کو سپر پاور مان لیتا ہے اس کا دل دنیا کی ہر سپر پاور کے خوف سے آزاد ہوجاتا ہے۔ دنیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جرأت و بہادری کی اسی لیے معترف ہے کہ وہ شیخ دنیا سے بے نیاز ہے اور اس کا دل اللہ کے خوف اور حضور نبی اکرم ﷺ کے عشق سے آباد ہے۔ وہ شیخ کسی دنیا والے کے سامنے نہیں بلکہ صرف اللہ کے در پر جھکتا ہے۔ شیخ بھی جرأت مند اور اس کے کارکن بھی جرأت مند اور دنیاوی مال و متاع کی حرص سے بے نیاز ہیں۔

۴۔ ’’منہاج السالکین‘‘ کے عنوان سے منعقدہ تربیتی نشستوں سے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے خطابات

منہاج القرآن انٹرنیشنل کے صدر ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے شہرِ اعتکاف میں ’’منہاج السالکین‘‘ کے عنوان سے منعقدہ تربیتی نشستوں سے خطاب کیا۔ ان نشستوں سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ شہرِ اعتکاف میں ہم لوگ اپنے کام کاروبار، اپنے رشتہ دار عزیز و اقارب کو چھوڑ کر اس جلوت میں خلوت کی خاطر جمع ہوئے ہیں۔ اعتکاف کی ان دس راتوں کا فائدہ تب ہوگا جب

ہم ہر رنگ، محبت اور ہر کیفیت سے بے نیاز ہوکر مولا کے ہوجائیں۔ اللہ کی راہ کے مسافر کو چاہیئے کہ وجد آفریں اور دل موہ لینے والی دنیوی لذات کی کسی بھی ترغیب پر کان دھرے بغیر اللہ کی رسی پر چلنے کی مشق کرتا رہے۔ انسانی وقار، محبت، انصاف، مساوات اور بقائے باہمی جیسے پاکبازی کے مقاصد کا حصول بڑی جان جوکھوں کا کام ہے۔ ہمیں اپنے توازن کو برقرار رکھنے اور منزل پر نظر رکھنے میں جو چیز مدد فراہم کرسکتی ہے وہ محبت ہے۔ یہ محبت ہی ہے جو بندے کو پرخلوص بندگی کی سیڑھی پر چڑھا کر خود کو پوری طرح اللہ تبارک وتعالیٰ کے سپرد کرنے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے اصول سے سختی سے جڑ جانے کا سبب بنتی ہے۔

ہم نے اپنے مولا کی طرف رجوع کرنا ہے، اس سے وعدے کرنے ہیں کہ مولا ہم شیطان کے وسوسوں کی وجہ سے گمراہ ہوگئے تھے اور اپنی منزل سے بھٹک گئے تھے، ہمیں ہمارا مقصدِ حیات عطا فرما اور ہمیں پھر سے اپنی منزل کی طرف لوٹا دے۔ اللہ رب العزت راہِ سلوک کے مسافر کو بیداری، توبہ اور خود احتسابی عطا کرتا ہے۔ اس خود احتسابی کے ذریعے انسان اپنے اعمال، اپنی زندگی اور آج تک جو کر چکا اور جو کرنے والا ہے اور یہاں تک کہ اپنی نیت اور اپنے خیالات کا محاسبہ بھی کرتا ہے۔ خود احتسابی انسان کو آزمائش اور رحمت میں فرق کرنا سکھاتی ہے۔ جو انسان راہِ سلوک کا مسافر ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمالِ صالحہ کی حفاظت کرے۔ جب ہم اللہ کی طرف روحانی سفر پر نکلیں تو اس پر ثابت قدم رہیں اور جب ہم میں روحانی ذوق پیدا ہو جائے تو اس کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ اس کا اجر حاصل کرسکیں۔

جب ایک مومن روحانی راستے پر سفر کرتا ہے تو اسے مستقل طور پر راستبازی کے کام انجام دینے چاہئیں اور ترقی کے لیے کبھی سستی نہیں کرنی چاہیے۔ ہمیں اللہ کی بارگاہ میں خلوصِ نیت، ندامت اور پختہ ارادہ کے ساتھ عہد کرنا ہوگا کہ اب گناہوں کی طرف واپس لوٹ کر نہیں جائیں گے۔ ہمہ وقت استقامت کی دعا کیا کریں کہ اللہ ہمارا مددگار ہو اور ہمیں نیکی کے راستہ پر چلنے اور برائی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۵۔ تربیتی حلقہ جات، فقہی نشستیں اور محافلِ قرأت ونعت کا انعقاد

شہرِ اعتکاف میں ایک طرف جملہ معتکفین انفرادی طور پر ذکر و اذکار، نفلی عبادات اور تلاوتِ قرآن مجید میں مصروفِ عمل رہے تو دوسری طرف ان کی علمی، فکری، روحانی اور اخلاقی تربیت کے لیے درج ذیل اجتماعی نشستوں کا بھی اہتمام کیا گیا:

۱۔ شہرِ اعتکاف میں حسبِ معمول معتکفین کی علمی و روحانی تربیت کے لیے باقاعدہ علمی اور تربیتی و تدریسی حلقہ جات کا انعقاد کیا گیا۔ تربیتی حلقہ جات میں نظامتِ تربیت اور نظامتِ دعوت کے اسکالرز و معلمین نے قرآنیات، فقہ اور قرأت وتجوید کے موضوعات پر لیکچرز دیئے اور تجوید، عربی گرائمر اور بنیادی فقہی مسائل بارے آگاہی دی۔ ان حلقہ جات کے لیے نظامتِ تربیت اور شعبہ کورسز کی طرف سے باقاعدہ ایک نصاب مرتب کیا گیا تھا جس کے مطابق معتکفین کی علمی وفکری تربیت کا ساماں کیا جاتا رہا۔

۲۔ شہرِ اعتکاف میں مفتی اعظم منہاج القرآن مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی کی فقہی نشستیں حسب سابق روزانہ منعقد ہوئیں۔ جس میں معتکفین کی طرف سے پوچھے گئے فقہی سوالات کے جواب مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی نے ارشاد فرمائے۔

۳۔ شہرِ اعتکاف میں امسال بھی حسبِ سابق نمازِ تراویح کے بعد ہر رات بالعموم اور ہر طاق رات میں بالخصوص محافلِ قرأت ونعت کا اہتمام کیا گیا۔ اِن محافل میں ملک کے نامور قراء حضرات نے تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کی اور معروف ثناء خوان سرور حسین نقشبندی، محمد افضل نوشاہی، ظہیر بلالی برادران، امجد بلالی برادران، خرم شہزاد برادران، محمد شکیل طاہر اور متعدد دیگر ثنا خوانانِ مصطفیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کیا۔ اِن محافل میں نقابت کے فرائض صفدر علی محسن، تسلیم احمد صابری، محمد یونس قادری اور نظامتِ دعوت وتربیت کے ناظمین نے سرانجام دیئے۔

۶۔ تحریک کے مختلف فورمز اور نظامتوں کے زیرِ اہتمام تربیتی نشستوں کا انعقاد

شہرِ اعتکاف میں تحریک منہاج القرآن کے ذیلی فورمز اور نظامتوں نے بھی اپنے اپنے فورم، نظامت اور شعبہ سے متعلقہ احباب کی تربیت کے لیے درج ذیل علمی وفکری نشستوں کا اہتمام کیا:

۱۔ مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ کے زیرِاہتمام شہرِاعتکاف میں شرکت کرنے والے پاکستان بھر کے طلبہ کے لیے التربیۃ 2022ء کے عنوان سے متعدد نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مرکزی صدر چوہدری عرفان یوسف، محمد رفیق نجم (نائب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب)، شہزاد اکبر (ہیڈ سوشل میڈیا ورکنگ کونسل) اور دیگر مرکزی قائدین نے متعدد موضوعات پر لیکچرز دیئے۔ ان نشستوں میں MSM کی مرکزی ٹیم و زونل صدور بھی موجود تھے جبکہ سیکڑوں معتکف طلبہ نے بھی تربیتی نشستوں میں شرکت کی۔

۲۔ شہرِاعتکاف میں معتکف تحریک کے ضلعی صدور اور ناظمین کے لیے فہم دین ٹریننگ ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر فہم دین اور نظامت دعوت و تربیت کی مرکزی ٹیم علامہ غلام مرتضیٰ علوی، حفیظ اللہ جاوید اور میاں عبدالقادر نے فہم دین کی افادیت، سافٹ ویئر کے استعمال اور دیگر امور پر بریفنگ دی کہ فہم دین پراجیکٹ کے ذریعے دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات گھر گھر تک پہنچانا کیونکر ممکن ہوگا۔

۳۔ شہرِ اعتکاف میں شریک منہاج القرآن یوتھ لیگ کے ذمہ داران کیلئے منہاج یوتھ لیگ کے زیرِاہتمام تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ منہاج یوتھ لیگ کے مرکزی صدر مظہر محمود علوی، سینئر نائب صدر ہارون ثانی، فرقان یوسف، علامہ غلام مرتضیٰ علوی اور دیگر قائدین نے دعوتِ دین کی ضرورت و اہمیت، اسلامک لرننگ کورس اور مختلف موضوعات پر تربیتی لیکچرز دیئے۔ اس موقع پر منہاج یوتھ لیگ کی جملہ مرکزی قیادت اور دیگر عہدیداران بھی موجود تھے۔

۴۔ شہرِاعتکاف میں نظامت تربیت کے شعبہ کورسز کے زیرِاہتمام شرکاء اعتکاف کے لیے تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا، جس میں علامہ حافظ سعید رضا بغدادی، علامہ محمود مسعود قادری، علامہ سرفراز قادری، علامہ حسن جماعتی نے مختلف شہروں سے آئے تنظیمی ذمہ داران کو شعبہ کورسز کے تحت ہونے والے ڈپلومہ ان قرآن سٹڈی اور مختلف کورسز کی تفصیلات بتائیں۔

۵۔ تحریک منہاج القرآن کے زیرِاہتمام بھی شہرِاعتکاف میں علمی وفکری تربیتی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان نشستوں میں خرم نواز گنڈاپور (ناظمِ اعلیٰ)، علامہ رانا محمد ادریس قادری (نائب ناظم اعلیٰ سنٹرل پنجاب)، انجینئر محمد رفیق نجم (نائب ناظم اعلیٰ شمالی پنجاب)، سردار شاکر خان مزاری (نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پنجاب) اور دیگر قائدین نے تحریک منہاج القرآن اور اس کے جملہ فورمز کے ذمہ داران و کارکنان کے لیے ویژن 2025ء کے حوالے سے بریفنگ دی کہ کس طرح آنے والے سالوں میں تحریک منہاج القرآن دینِ اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ اور تجدیدِ دین اور احیائے اسلام کے لیے اپنی کاوشوں کو مزید منظّم اور بہترین انداز میں بروئے کار لائے گی۔ ان نشستوں میں نظامتِ دعوت اور تنظیمات سے متعلقہ تمام عہدیداران اور رفقاء و کارکنان نے خصوصی شرکت کی۔

۶۔ شہرِاعتکاف میں معتکفین کو سید محمود الحسن جعفری (مرکزی ناظم حلقات درود وفکر) نے گوشہ درود، حلقات درود وفکر اور حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت وعشق اور آپ ﷺ کی تعلیمات کی ترویج کے حوالے سے بریفنگ دی۔

۷۔ علاوہ ازیں شہرِاعتکاف میں کالج آف شریعہ، گرلز کالج، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن، منہاج ایجوکیشن سوسائٹی، منہاج انٹرنیٹ بیورو، آغوش، گوشہ درود و حلقاتِ درود، تحفیظ القرآن، نظامِ دعوت اور نظامتِ تربیت کی کارکردگی کے حوالے سے بھی معتکفین کو بریفنگز دی گئیں کہ کس طرح یہ مرکزی شعبہ جات اور تعلیمی ادارہ جات انسانیت اور دینِ اسلام کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں اور ان شعبہ جات کے ذریعے کس طرح معاشرے میں توازن واعتدال کو فروغ دیا جارہا ہے اور قرآن مجید، احادیث نبویہ اور سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے نور کو عام کیا جارہا ہے۔

۷۔ شہر اعتکاف میں خواتین اور بچوں کے لیے اعتکاف کا خصوصی اہتمام

۱۔ تحریک منہاج القرآن کا امتیاز یہ ہے کہ یہ بلا تفریق جنس و عمر ہر طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے خواتین و حضرات کی اصلاحِ احوال میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 41 سال قبل تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تھی تو اس کے ساتھ ہی انہوں نے خواتین کی تعلیم و تربیت کے ادارے بھی قائم کر دیئے اور الحمدللہ منہاج القرآن کے پلیٹ فارم پر خواتین کی تعلیم و تربیت کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ منہاج القرآن کے شہر اعتکاف میں جہاں ہزاروں کی تعداد میں مرد حضرات شریک ہوتے ہیں وہاں ہزاروں خواتین بھی اس شہر اعتکاف میں اپنی الگ اعتکاف گاہ میں موجود ہوتی ہیں۔

حسبِ سابق ویمن اعتکاف گاہ میں معتکف ہزاروں خواتین کے لیے روحانی بالیدگی اور اجتماعی عبادات کا اہتمام کیا گیا۔ خواتین کی تعلیم و تربیت کے لیے منہاج القرآن ویمن لیگ کی اسکالرز کے زیرِ نگرانی تربیتی حلقہ جات بھی منعقد ہوئے۔ ان حلقہ جات کا بنیادی مقصد خواتینِ معاشرہ کو حقوق العباد، صحبت صالح کی اہمیت، انفاق فی سبیل اللہ اور قرون اولیٰ کی خواتین کے کردار کو مشعل راہ بنا کر معاشرے کی تعمیر و ترقی میں اپنا مثبت کردار ادا کرنے کی طرف راغب کرنا تھا۔ ان تربیتی حلقہ جات میں قرآن مجید کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کے بنیادی اصول، عملی مشق کے ذریعے نماز پڑھنے کا طریقہ، بنیادی فقہی مسائل، روزمرہ معاملات کے حوالے سے اسلام کی تعلیمات اور حقوق العباد کے موضوع پر تربیتی نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔ علاوہ ازیں ویمن اعتکاف گاہ میں صلوٰۃ التسبیح، اذکار و وظائف، انفرادی معمولات کے ساتھ ساتھ باجماعت تراویح بھی روزانہ کے معمولات کا حصہ تھی۔

صدر منہاج القرآن ویمن لیگ انٹرنیشنل محترمہ ڈاکٹر غزالہ حسن قادری، محترمہ فضہ حسین قادری، محترمہ فرح ناز، محترمہ سدرہ کرامت اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ٹیم کی عہدیداران بھی مختلف تربیتی نشستوں کے ذریعے معتکفات کی علمی، فکری، اخلاقی اور روحانی تربیت میں مصروف عمل رہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج القرآن ویمن لیگ کی جملہ عہدیداران کو خصوصی مبارکباد دی اور دعاؤں سے نوازا کہ آج کے دور میں خواتین کا اس طرح انفرادی اور اجتماعی سطح پر اصلاحِ احوال کے لیے کاوشیں کرنا آئندہ نسلوں کے ایمان کی حفاظت کے لیے از حد ضروری ہے۔

۲۔ امسال منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی فورم ایگرز کے زیر اہتمام کڈز اعتکاف کا بھی الگ سے اہتمام کیا گیا جس میں سیکڑوں بچوں اور بچیوں نے خصوصی شرکت کی۔ بچوں کیلئے اس نفلی اعتکاف کا مقصد نسلِ نو کو دینِ اسلام کی عبادات کے تصور ذہن نشین کروانا ہے۔ آئندہ نسلوں کو دین دار اور باکردار بنانے کیلئے ان کی تربیت کا آغاز اوائل عمری سے کرنا ہوگا کیونکہ یہی عمر تربیت اور کردار سازی کی ہے۔ کڈز اعتکاف بچوں کی باقاعدہ تعلیم و تربیت کا ایک جامع پروگرام تھا۔ جس میں 7 سال سے لے کر 10 سال کی عمر تک کے بچے شریک ہوئے۔ اعتکاف کے دنوں میں ان بچوں کو اسلامی احکامات کے مطابق زندگی گزارنے کے انداز، فرض و مسنون عبادتیں، آداب اور سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں سیرت و اخلاق سنوارنے کے متعلق تعلیم و تربیت دی گئی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بچوں کی دینی تربیت کیلئے عملی کردار ادا کرنے پر منہاج القرآن ویمن لیگ اور ایگرز کی عہدیداران کو مبارکباد دی۔

۸۔ چیئرمین سپریم کونسل، صدر MQI اور مرکزی قائدین کا شہر اعتکاف کے مختلف حلقہ جات کا دورہ

چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ خرم نواز

گنڈا پور اور دیگر مرکزی قائدین نے شہر اعتکاف میں پاکستان اور دیگر ممالک سے تشریف لائے ہوئے معتکفین کے حلقہ جات کے دورہ جات کیے اور معتکفین سے ملاقاتیں بھی کیں۔ اِن ملاقاتوں کے دوران معتکفین نے احیائے اسلام، تجدید دین اور اصلاحِ احوال کے حوالے سے اپنے اپنے علاقوں میں جاری سرگرمیوں کے بارے میں مرکزی قائدین کو آگاہ کیا اور مرکزی قائدین نے مصطفوی مشن کے پیغام کے فروغ اور اسلامی تعلیمات کی کماحقہ ترویج کے لیے تنظیمات و کارکنان کے کام کو سراہا اور ہدایات سے نوازا۔

۹۔ جملہ طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کا شہرِ اعتکاف کا دورہ

زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے افراد میں سے کثیر افراد نے ہر روز شہر اعتکاف کا دورہ کیا۔ ان میں علماء، مشائخ، سیاستدان، وکلاء، صحافی حضرات، مسیحی اور سکھ برادری کے نمائندے، اساتذہ اور طلبہ نمایاں ہیں۔ بالخصوص علماء و مشائخ کی ایک کثیر تعداد محترم علامہ امداداللہ قادری، محترم علامہ میر آصف اکبر اور منہاج القرآن علماء کونسل کی دعوت پر شیخ الاسلام کے خطابات کو سننے کے لیے خصوصی طور پر تشریف لاتی رہی۔

☆ علاوہ ازیں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور سینئر سیاستدان میاں منظور احمد خاں وٹو، خانہ فرہنگ ایران کے ڈائریکٹر جنرل آغا جعفر روناس، صمصام بخاری، پی سی بی کے سابق ڈائریکٹر اظہر زیدی نے بھی شہر اعتکاف کا دورہ کیا۔ ان احباب نے چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری و دیگر مرکزی قائدین سے خصوصی ملاقات کی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے کام اور دینِ اسلام کے لیے آپ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا کہ منہاج القرآن فی زمانہ اصلاحِ احوال کی ایک عظیم تحریک ہے جو اسلام اور انسانیت کی خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔

☆ امسال شہر اعتکاف میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ رمضان المبارک کے کسی پروگرام میں غیر مسلموں کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ اس سلسلہ میں ڈائریکٹر انٹرفیتھ ریلیشنز سہیل احمد رضا کی دعوت پر کیتھولک چرچ آف پاکستان کے سربراہ آرچ بشپ سبسٹین فرانسس شا اپنے وفد کے ساتھ شریک ہوئے اور منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے مسلمانوں کو رمضان، اعتکاف اور آنے والی عیدالفطر کی مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ منہاج یونیورسٹی نے مسیحی طلبہ کے لیے خصوصی رعایت کا اعلان کر رکھا ہے اور کئی مسیحی طلبہ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ تمام مسیحی سکولوں میں مسلمان طلبہ کو قرآن مجید کا ترجمہ عرفان القرآن اور منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کی تیار کردہ اسلامیات کی کتب پڑھائی جائیں گی۔ اس حوالے سے باقاعدہ ایک MOU سائن ہو چکا ہے اور جلد ہی اس کا اطلاق ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں سکھ رہنما سردار درشن سنگھ نے بھی شہر اعتکاف میں خصوصی شرکت کی اور اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ منہاج القرآن کا یہ اقدام بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس موقع پر سردار درشن سنگھ نے منہاج یونیورسٹی کے لیے ایک گولڈ میڈل دینے کا اعلان کیا۔

☆ سینئر وکلاء کے ایک وفد نے لہراسب گوندل ایڈووکیٹ کی قیادت میں منہاج القرآن کے شہر اعتکاف کا دورہ کیا اور چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری سے ملاقات کی۔ اس وفد میں سینئر قانون دان رانا شاہد حسین ایڈووکیٹ، رانا کوثر سلہری ایڈووکیٹ، محمد عرفان کھچی ایڈووکیٹ، سعد احمد خان ایڈووکیٹ، مدثر بٹ ایڈووکیٹ، میاں فرحت سلیم ایڈووکیٹ، رانا محمد اکمل ایڈووکیٹ، بیرسٹر عتیق احمد ایڈووکیٹ، حافظ عثمان لال دین ایڈووکیٹ، ایم ایچ شاہین ایڈووکیٹ، نعیم الدین چودھری ایڈووکیٹ، سردار غضنفر حسین ایڈووکیٹ اور دیگر وکلاء شامل تھے۔

۱۰۔ لیلۃ القدر کا سالانہ عالمی روحانی اجتماع 2022ء

تحریک منہاج القرآن کے شہر اعتکاف میں 27 ویں شب رمضان، لیلۃ القدر کا عالمی روحانی اجتماع جامع المنہاج بغداد ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا۔ روحانی اجتماع کی تقریب شہر اعتکاف سے منہاج ٹی وی کے ذریعے براہ راست نشر کی گئی۔ شہر اعتکاف میں جملہ

شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے نمایاں افراد بالخصوص علماء و مشائخ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں ہزاروں معتکفین و معتکفات اور ملک بھر سے عشاقان مصطفیٰ کی بڑی تعداد بھی عالمی روحانی اجتماع میں شریک تھی۔ چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈا پور، نائب صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، جملہ مرکزی نائب ناظمین اعلیٰ، ناظمین، سربراہان فورمز و شعبہ جات اور رفقاء و کارکنان تحریک بھی اجتماع میں شریک تھے۔ قراء حضرات نے تلاوتِ قرآن اور نعت خوانان نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کیے۔

سالانہ عالمی روحانی اجتماع میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''قربِ الٰہی'' کے موضوع پر خصوصی خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ درج ذیل سات حجابات بندے کو اللہ کی قربت سے دور کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کی وجہ سے اللہ سے دور ہیں۔ ہم حجابات میں رہتے ہیں اور اللہ سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں:

۱۔ پہلا حجاب کفر و شرک کا حجاب ہے۔ بندہ اللہ کو مانتا ہی نہیں اور اس پر ایمان ہی نہیں رکھتا۔

۲۔ دوسرا حجاب عقائدِ فاسدہ کا ہے۔ بندے کے گمراہ کن اور غلط خیالات و نظریات بندے کو اللہ سے دور کر دیتے ہیں۔

۳۔ تیسرا حجاب باطنی گناہوں کا ہے۔ حسد، کبر، تکبر، خود پسندی، کینہ، دنیا کا حرص، دنیاوی مال اور لالچ جیسے رذائل جب دل میں پیدا ہوتے ہیں تو یہ کبیرہ گناہ بندے کو اللہ سے دور کرتے چلے جاتے ہیں۔

۴۔ چوتھا حجاب ظاہری کبیرہ گناہ ہیں۔ جیسے قتل نفس، والدین کی نافرمانی، حرام کھانا اور محرمات کی حدود پامال کرنا ہے۔

۵۔ پانچواں حجاب صغائر گناہوں کا ہے۔ ہر وہ کام جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ناراضگی کا سبب بنے۔ یہ گناہ کثرتِ عبادات کے سبب معاف تو ہوسکتے ہیں لیکن جب تک اس صغیرہ گناہ کو ترک نہیں کریں گے، دل پر پڑا ہوا پردہ نہیں اٹھے گا۔

۶۔ چھٹا حجاب وہ فضول چیزیں ہیں جنہیں ہم عام معمولات میں کرتے رہتے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ چیزیں صغیرہ و کبیرہ اور باطنی گناہ نہیں بلکہ ان سے ہٹ کر لایعنی گفتگو ہے جیسے لغویات اور فضولیات۔

۷۔ ساتواں حجاب غفلت ہے۔ یعنی ہم دل میں تسبیح کرتے ہیں لیکن دل اس تسبیح کے ساتھ جڑا ہوا نہیں ہے۔ ہم عبادت کر رہے ہیں لیکن دل اس عبادت میں نہیں ہے۔

۱۱۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی نئی کتب

عالمی روحانی اجتماع کے موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کی درج ذیل نئی کتب زیورِ طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آئیں۔ ڈائریکٹر فرید ملت ریسرچ انسٹی ٹیوٹ محمد فاروق رانا نے ان کتب کا تفصیلی تعارف پیش کیا:

۱۔ غاية الإنعام في بعض زمن الشهور والليالي والأيام (مختلف مہینوں اور دنوں کے فضائل و برکات)

۲۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 2 : اِسلام ۳۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 3 : اِیمان ۴۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام - 4 : اِحسان

۵۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام 15 : عقیدہ توحید (ایمان باللہ) (سلسلہ تعلیمات اسلام کی یہ چار کتب اضافہ جات اور نئی ابواب بندی کے ساتھ دوبارہ طبع ہوئی ہیں)

۶۔ Islamic Economics (Reconstruction)

۷۔ جنت کی خصوصی بشارت پانے والے 100 صحابہ وصحابیات رضی اللہ عنہم

۸۔ تصوف کا لغوی اشتقاق اور معنوی استحقاق ۹۔ تصوف اور لزومِ قرآن و سنت

۱۰۔ القواعد المهمة فی التصحیح والتحسین والتضعیف والترجیح عند الأئمة

۱۱۔ الاکتمال فی نشأة علم الحدیث وطبقات الرجال

۱۲۔ آدابِ اختلاف (ڈاکٹر حسن محی الدین قادری) ۱۳۔ سوشل میڈیا کی اخلاقیات (ڈاکٹر حسن محی الدین قادری)

۱۴۔ دستور المدینة المنورة (اردو اور انگریزی ورژن) (ڈاکٹر حسن محی الدین قادری)

۱۵۔ حقیقتِ استقامت (قدیم و جدید فکری اَسالیب) (ڈاکٹر حسین محی الدین قادری)

۱۶۔ وقت کی اَہمیت (اِسلامی تعلیمات کے تناظر میں) (ڈاکٹر حسین محی الدین قادری)

۱۷۔ پارہ نمبر 2: قرآن مجید کا سہ لسانی (عربی، اردو اور انگریزی) لفظی و بامحاورہ ترجمہ مع نحوی ترکیب ۱۸۔ سفر نامہ فرید ملتؒ

۱۲۔ مرکز اور اندرون و بیرونِ ملک غیر معمولی کارکردگی کے حامل عہدیداران وتنظیمات کو ایوارڈز

مرکز، مرکزی تعلیمی ادارہ جات، ملکی تنظیمات اور بیرون ملک خدمات سرانجام دینے والے عہدیداران و کارکنان میں سے غیر معمولی کارکردگی کے حامل افراد کو ایوارڈز دینے کی درج ذیل تقاریب بھی 25، 27 اور 29 اپریل کو شہر اعتکاف میں منعقد کی گئیں:

۱۔ تحریک منہاج القرآن کے شہرِ اعتکاف میں مرکزی سیکرٹریٹ میں خدمات سرانجام دینے والے مرکزی قائدین، نائب ناظمین اعلیٰ، صدور و ناظمینِ فورمز، تحریک کے مختلف شعبہ جات کے ڈائریکٹرز اور سٹاف ممبران، مرکزی تعلیمی ادارہ جات منہاج یونیورسٹی، کالج آف شریعہ، گرلز کالج، تحفیظ القرآن انسٹی ٹیوٹ اور آغوش گرائمر سکول میں اعلیٰ کارکردگی کے حامل قائدین، اساتذہ اور سٹاف ممبران کو گولڈ میڈلز اور شیلڈز سے نوازا گیا۔

۲۔ پاکستان بھر سے تحریک منہاج القران و جملہ فورمز کے ذمہ داران اور تنظیمات کو تنظیمی امور میں غیر معمولی خدمات سرانجام دینے پر گولڈ میڈلز، شیلڈز اور ایوارڈز دینے کی تقریب بھی شہرِ اعتکاف میں منعقد ہوئی جس میں تنظیمات کو ان کی اجتماعی کارکردگی اور ذمہ داران کو ان کی انفرادی کارکردگی کی بنا پر ایوارڈز دیئے گئے۔

۳۔ شہر اعتکاف میں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے پلیٹ فارم سے ایشیائی ممالک، آسٹریلیا، ساؤتھ افریقہ، امریکہ برطانیہ، یورپ اور گلف میں دینی و تبلیغی اور انسانیت کی خدمت کا فریضہ نہایت احسن انداز میں انجام دینے اور اسلامک سنٹرز تعمیر کرنے اور انھیں کامیابی کے ساتھ چلانے پر منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مختلف ممالک کے عہدیداران و کارکنان کے لیے گولڈ میڈلز، ایوارڈز اور شیلڈز دینے کی تقریب منعقد ہوئی۔

☆ چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدر منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور کے ہمراہ مذکورہ قائدین، عہدیداران اور تنظیمات کو گولڈ میڈلز اور شیلڈز تقسیم کیں اور ایوارڈ وصول کرنے والے عہدیداران و تنظیمات کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے تحسینی کلمات ارشاد فرمائے۔ اس موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ایوارڈز وصول کرنے والے جملہ عہدیداران و کارکنان اور تنظیمات کو مبارکباد دی اور ان کی توفیقات میں اضافے اور استقامت کے لیے دعا کی۔

☆ تحریک منہاج القرآن کا 29 واں شہراعتکاف 2 مئی 2022ء کو شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عالمِ اسلام اور پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے خصوصی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

❁❁❁❁❁

سالانہ عالمی روحانی اجتماع 2022ء

Monthly MINHAJ-UL-QURAN LAHORE June-2022 Regd CPL No.41

Minhaj University Lahore

Chartered by Government of Punjab | HEC | PEC | Pakistan Bar Council | PHEC | NAEAC

ADMISSIONS OPEN FALL 2022

ADP | BS | LLB | MBA | MS/M.PHIL | Ph.D

Minhaj University Lahore has **GREEN CAMPUS** with recognition of **UI GREEN METRIC WORLD RANKING** for **SUSTAINABLE INFRASTRUCTURE**

UI Green Metric World University Rankings

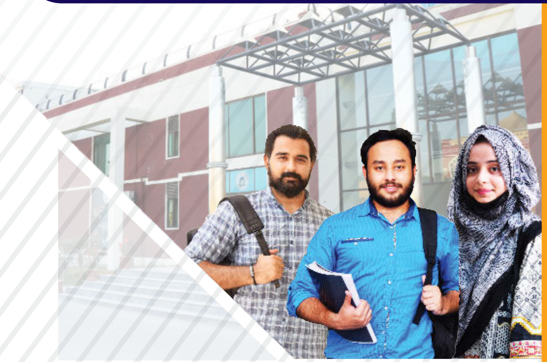

APPLY ONLINE https://admission.mul.edu.pk/

MORNING

ADP PROGRAMS

- Computer Science
- Computer Networking
- Web Design & Development
- Double Math & Physics
- Botany, Zoology & Chemistry
- Islamic Banking & Finance
- Human Resource Management
- Business Administration
- Accounting & Finance
- Commerce
- Mass Communication
- Education
- Arts
- English

BS PROGRAMS

- Computer Science
- Information Technology
- Software Engineering
- Chemistry
- Physics
- Botany
- Zoology
- Mathematics
- Statistics
- Economics
- Accounting & Finance
- B.Com (4 Years)
- BBA
- Islamic Banking & Finance
- Mass Communication
- Library & Information Science
- Political Science
- Sociology
- International Relations
- Education
- History
- Pak Studies
- Peace & Conflict Studies
- **LLB (5 Years)**
- English
- Urdu
- Chemical Engineering
- Human Nutrition & Dietetics
- Medical Lab Technology
- Microbiology
- Molecular Biology
- Food Science & Technology
- Biochemistry
- Biotechnology

WEEKEND

MS/M.PHIL/MBA PROGRAMS

- Computer Science
- Chemistry
- Physics
- Botany
- Zoology
- Mathematics
- Statistics
- Economics
- Accounting & Finance
- Management Sciences
- MBA (Professional)
- MBA (Executive)
- Islamic Banking & Finance
- Mass Communication
- Library & Information Science
- Political Science
- Sociology
- International Relations
- Theology & Religious Studies
- Peace & Counter Terrorism Studies
- Education
- History
- Pak Studies
- Criminology & Criminal Justice System
- English (Linguistics)
- English (Literature)
- Urdu
- Clinical Nutrition
- Food Science & Technology
- Biochemistry

Ph.D PROGRAMS

- Mathematics
- Economics
- Islamic Economics & Finance
- Library & Information Science
- International Relations
- Political Science
- Education
- Urdu

Scan QR Code

Main Campus, Madar-e-Millat Road, Near Hamdard Chowk, Township, Lahore

www.mul.edu.pk admission@mul.edu.pk

MinhajUniversityLahore officialMUL

24

Universal Access Number (UAN)
03 111 222 685
MUL Exchange
+92 042 35145621-4 Ext: 320, 321